

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز بدھ مورخہ 07 جون 2017ء بمطابق 11 رمضان المبارک 1438 ہجری بعد از دوپہر دو بج کر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
وَمَا أُبْرِي نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ وَقَالَ  
الْمَلِكُ أَيُّنُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصُهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ○ قَالَ  
أَجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلَيْمُ ○ وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَّبِعُوهُ  
مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ وَلَا جُزْءَ الْأَخْرَةِ  
خَيْرٌ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ۔

(ترجمہ): اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بیشک نفس تو برائی سکھاتا ہے مگر جس پر میرا رب مہربانی کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے اور بادشاہ نے کہا کہ اسے میرے پاس لے آؤ تاکہ اسے خاص اپنے پاس رکھوں پھر جب اس سے بات چیت کی کہا بے شک تو آج سے ہمارے ہاں تو بڑا معزز اور معتبر ہے۔ کہا مجھے ملکی خزانوں پر مامور کر دو بیشک میں خوب حفاظت کرنے والا جاننے والا ہوں۔ اور ہم نے اس طور پر یوسف کو اس ملک میں با اختیار بنا دیا کہ اس میں جہاں چاہے رہے ہم جس پر چاہیں اپنی رحمت متوجہ کر دیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور آخرت کا ثواب ان کیلئے بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگاری میں رہے۔

## اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب وجیہ الزمان صاحب نے آج دن کیلئے رخصت کی درخواست ارسال کی ہے، منظور ہے؟

(تحریر منظور کی گئی)

جناب سپیکر: میں Panel of Chairmen کے نام آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔  
مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Mr. Zar Gul;
2. Mr. Samiullah Alizai;
3. Mr. Rashad Khan; and
4. Mr. Noor Saleem.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 04, 'Committee on Petitions': In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the Chairmanship of Dr. Meher Taj Roghani, honourable Deputy Speaker.

1. Mr. Zar Gul;
2. Mr. Ziaullah Bangash;
3. Mr. Gohar Ali Shah;
4. Mr. Fakhar-e-Azam Wazir;
5. Malik Riaz Khan; and
6. Madam Meraj Humayun.

Mr. Speaker: Muhammad Ali Shah Bacha, please quick. Muhammad Ali Shah! Muhammad Ali Shah Bacha.

## رسمی کارروائی

سید محمد علی شاہ: ڊيره مهربانی، جناب سپيڪر صاحب! په تيره هفته ڪنبي چي په درگئي ڪنبي د لوڊ شيڊنگ خلاف ڪوم پرامن احتجاج شوم و، جلوس شوم و، سپيڪر صاحب! زه د سي ايم صاحب لڙه توجه غوار مه جي۔

جناب سپيڪر: ميڊم! آپ تھوڙا، جي۔

سید محمد علی شاہ: تيره هفته چي ڪوم احتجاج شوم و و په درگئي ڪنبي جي د لوڊ شيڊنگ خلاف، يو پرامن احتجاج و، پرامن جلوس و، په هغي باندې Straight firing شوم و، د هغي په نتيجه ڪنبي سپيڪر صاحب! يو ڪس شهيد شوم و او تقريباً تيره پڪنبي زخميان شوي دي، نن په دي ٽوله صوبه ڪنبي د لوڊ شيڊنگ خلاف په هره ضلع ڪنبي، په هره حلقه ڪنبي احتجاجونه اوشو، جناب سپيڪر صاحب! يو طرف ته فيڊرل گورنمنٽ، واڀڙي والا د رمضان په مياشت ڪنبي، په دي گرمي ڪنبي انتهائي ذاتيات شروع ڪري دي د لوڊ شيڊنگ په دغه ڪنبي او بل طرف ته تقريباً عوام راوتي دي، په هره ضلع ڪنبي احتجاج شوم دے جناب سپيڪر صاحب! پيڻور ڪنبي احتجاج شوم دے، د پوليس په پروٽوڪول ڪنبي شوم دے، هلته چي ڪوم منتخب ايم پي اے احتجاج ڪرے دے، په Grid باندې ورغله دے، په Grid ڪنبي ٽے بجلي ستارٽ ڪري ده، پوليس ترې مخڪنبي وروستو شوم دے، د پوليس په پروٽوڪول ڪنبي شوم دے، ڪه په مردان ڪنبي شوم دے، هغه هم د پوليس په پروٽوڪول ڪنبي شوم دے، انتظاميه په پروٽوڪول ڪنبي ورسره وه، په بت خيله ڪنبي چي ڪوم شوم دے، هغه هم د انتظاميه په پروٽوڪول ڪنبي شوم دے۔ جناب سپيڪر! زه انتهائي افسوس سره دا خبره ڪوم چي په دي ٽوله صوبه ڪنبي صرف واحد زما حلقه ده چي په پرامن احتجاج باندې ڊائريڪٽ فائرنگ، Straight firing هم ڪيري، هغوي سره ذاتيات هم ڪيري۔ نن جناب سپيڪر صاحب! د ماڊل ٽاؤن مثال مونڙ ته مخامخ پروٽ دے، ماڊل ٽاؤن ڪنبي هم دغسي ذاتيات شوي و، د هرې پارٽي مشر په هغي باندې د جوڊيشل انڪوائري د پارہ ڊيمانڊ ڪرے دے، Even

دومره پورې ډیمانډ کړے وو چې په پرائم منسټر باندې د هم ایف آئی آر درج شی، په وزیر اعلیٰ باندې د هم ایف آئی آر درج شی، په وزیر قانون د هم اوشی خو کم از کم هغه ډیمانډ زه نه کوم چې په پرائم منسټر ایف آئی آر درج کړی، په وزیر اعلیٰ ایف آئی آر درج کړی یا په وزیر قانون درج کړی خو کم از کم د جوډیشل انکوائری د پاره زه نن سی ایم صاحب هم ناست دے، ټول حکومت ناست دے چې کم از کم په دیکبني دا واضحه شی چې د دې خلاف چې کوم Episode شوے دے، یو دوه منته سپیکر صاحب! ما له را کړی جی۔

جناب سپیکر: اچھا جی، چند منٹ۔

سید محمد علی شاہ: یو دوه منته را کړی، پینځه کاله مونږه هم څلور کاله آؤټ آف رولز سټاسو Help کړے دے، پینځه منته رولز خلاف شه دغه نه کیږی۔

جناب سپیکر: جی۔

سید محمد علی شاہ: ما له هم یو پینځه منته سپیکر صاحب! دا زما تحصیل کونسل په دیکبني قرارداد پاس کړے دے د جوډیشل انکوائری د پاره، ضلع کونسل په دیکبني قرارداد پاس کړے دے د جوډیشل انکوائری د پاره، د هرې پارټی تقریباً زمونږه په ملاکنډ کبني هرې پارټی پریس کانفرنس کړے دے چې په دیکبني د جوډیشل انکوائری مقرر شی، زه هم دا ډیمانډ کول غواړم چې جوډیشل انکوائری د مقرر شی، که په دیکبني صوبائی حکومت Involve وی، که په دیکبني مرکزی حکومت Involve وی، که په دیکبني زمونږه لوکل انتظامیه Involve وی، پکار ده چې هغه مخې ته راشی چې دا ولې زمونږه امن خرابول غواړی؟ جناب سپیکر صاحب! نو زما دا ډیمانډ دے د سی ایم صاحب نه چې جوډیشل انکوائری د مقرر شی او دویم ډیمانډ مې دا دے چې کوم هلک شهید شوے دے، هغه زه منم چې تعلق ئے هم د پی تی آئی سره دے خو زمونږه بچے دے، زمونږه د علاقې اوسیدونکے دے، کمشنر صاحب لوکل انتظامیه بیس لاکھ د Compensation د پاره کیس رالیږلے دے، نو پکار ده چې د هغې هم دلته په فلور باندې زمونږه سره دا

Commitment اور کھری، زمونبرہ دا دوہ ڊیمانڈ دی د ملاکنڊ ایجنسی، زما د حلقہ  
 او د هرې پارٽی سی ایم صاحب! دا ڊیمانڈ دے چي جو ڊیشنل انکوائری د مقرر شی  
 او چي کوم Compensation دے، هغه د ورته ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب، چیف منسٹر صاحب پلیز۔ چیف منسٹر صاحب۔ جی جی۔ نلوٹھا صاحب پلیز  
 اور نگزیب نلوٹھا۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب! آپ کا میں بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے پچھلے  
 اجلاس میں خیبر بینک سکینڈل کے اوپر ہاؤس کے اندر بحث کرنے کی اجازت دی تھی اور آپ نے رولنگ دی تھی  
 کہ اس کی انکوائری کیلئے ایک سپیشل کمیٹی میں تشکیل دینے کا اعلان کرتا ہوں، ابھی تک سپیکر صاحب! اس کا  
 نوٹیفیکیشن نہیں ہوا ہے اور اگر وہ انکوائری ہو جاتی تو شاید آج آپ جس آدمی کو۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: وہ اس سے متعلق نہیں ہے۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جس آدمی کو، جس معزز رکن اسمبلی کو آپ بلا رہے ہیں بحث پیش کرنے کیلئے، وہ اس  
 کی زد میں ہے، میں یہ سمجھتا ہوں، میری رائے یہ ہے کہ سی ایم صاحب بحث پیش کریں یا عنایت اللہ صاحب  
 بحث پیش کریں، جو آدمی کرپشن کی زد میں آیا ہوا ہے، اس کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس ہاؤس میں بحث پیش  
 کریں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب پلیز، چیف منسٹر صاحب، چیف منسٹر صاحب پلیز۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): سب سے پہلے تو میں نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب! توجہ دو، میں آپ کا ہی  
 جواب دینا چاہتا ہوں، آپ نے خیبر بینک کی بات کی، دیکھیں بات وہ کرنی چاہیے کہ جس میں کچھ حقیقت ہو۔  
 ایک اشتہار آیا، اشتہار میں الزامات لگے، اس اشتہار میں کوئی Substance نہیں تھا، دوبارہ اس بینک کا اشتہار  
 آیا کہ یہ جو ہم نے دیا تھا، اس میں یہ یہ چیزیں، اس نے خود اپنی بات کو ختم کر دیا تو اس کے بعد ہم نے بھی  
 انکوائری کی اور ہم ہر وقت تیار ہیں، انکوائری کرنی ہے، میں سپیکر صاحب! کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے میں انکوائری  
 ختم کریں اور فیصلہ کریں، ہم تیار ہیں، جس جس کو کمیٹی میں ڈالنا ہے ڈالیں، (تالیاں) چوبیس گھنٹے

میں انکو اٹری کریں، ہمیں کوئی وہ نہیں ہے اور میں بار بار کہتا ہوں کہ ہمارے معزز منسٹر فنانس کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی، ناجائز اس کے خلاف اشتہار لگا، کاغذات میں کچھ بھی نہیں ہے، آپ خود دیکھ لیں گے کہ کوئی قصور نہیں ہے، یہ پرسنل کوئی مسئلہ تھا، اس میں کوئی ذاتیات تھے، کچھ اور چیزیں تھیں اور یہ میں دل سے اور ایمان سے کہہ رہا ہوں کہ اس میں ایسی کوئی چیز نہیں نظر آتی، تو آپ کو پتہ ہے کہ ہم ایسے کسی کو نہیں بھٹسنے والے، میرے خلاف بھی کچھ ہو تو میں ہر وقت تیار ہوں۔ دوسرا میں محمد علی شاہ کی بات پہ آتا ہوں کہ کوئی پروٹوکول کے نیچے ہمارے ایم پی اے نے یا کسی نے احتجاج نہیں کیا، اگر ہمارا ایم پی اے وہاں گیا، پولیس نے اس کو بھی روکا، ایف آئی آر اس پہ درج ہوئی، چونکہ وہاں پر مسئلہ یہ تھا کہ ان کے ساتھ Agreement کیا تھا پبلسکو نے کہ یہ لوڈ شیڈنگ آٹھ یا دس گھنٹے ہوگی، لکھ کر دیا اور جب لکھ کر دیا یہ واپس گئے، تو لوڈ شیڈنگ ویسے کی ویسے بحال رہی تو تب دوبارہ انہوں نے احتجاج کیا، میری خود پولیس سے بات ہوئی، میں نے کہا کہ اگر زیادتی کر رہے ہیں ان کو روکیں، اگر پبلسکو غلط کر رہا ہے تو اس کے ایکسیشن کو گرفتار کریں کیونکہ انہوں نے Agreement کیا، اس کے بعد یہ بات Settle ہوگی۔ مجھے بہت افسوس ہے جو ملاکنڈ میں ہوا، ہمیں اس پہ کوئی خوشی نہیں ہے، اگر کسی کی جان جاتی ہے تو سب سے پہلے تو سب سے ریکوریسٹ کرتا ہوں کہ دعا کر لیتے ہیں اس کیلئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے۔

(اس مرحلہ میں حرمین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب وزیر اعلیٰ: میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اگر پولیس کی انکو اٹری سے مطمئن نہیں ہیں تو میں بہاں پر اعلان کرتا ہوں کہ جو ڈیشل کمیشن کیلئے میں اس کو بھیج دوں گا، جو ڈیشل انکو اٹری ہو جائی گی اور جو Compensation اور ڈیمانڈ ہے، جو ہم Compensation دیتے رہیں، ایسے Special situation میں وہ Compensation ن شاء اللہ ہم ضرور دیں گے۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2017-18 کا پیش کیا جانا

**Mr. Speaker:** Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa to please present before the House the annual Budget for the year 2017-18.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔  
سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جانوں کا رب ہے۔

جناب سپیکر!

ہم اللہ تبارک و تعالیٰ کے بے حد شکر گزار ہیں جس نے آج ہمیں ہماری مخلوط حکومت کا پانچواں اور بحیثیت وزیر خزانہ مجھے تیسرا بجٹ پیش کرنے کا اعزاز بخشا جو کہ ہم پر صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کے اعتماد کا مظہر ہے۔

جناب سپیکر!

۲۔ ہمیں ایسا خیبر پختونخوا ملا جس میں تمام شعبے بد انتظامی کا شکار تھے، اسے قابل انتظام بنانا ایک بہت بڑا چیلنج تھا لیکن تبدیلی ہمارا مشن تھی (شور) تبدیلی کے اس سفر میں قدم قدم پر مشکلات اور رکاوٹیں تھیں، ہماری مخلوط حکومت نے اس چیلنج کو خوشی سے قبول کیا اور صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا اس ناممکن کام کو ممکن بنانے میں، میں اپنے وزیر اعلیٰ جناب پرویز خٹک صاحب ان کی سیاسی بصیرت، دور اندیشی اور مسائل سے نکلنے کا صحیح راستہ چننے اور منزل کا تعین کرنے سمیت ان کی قائدانہ صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!

۳۔ جیسا میں نے ذکر کیا ہمیں ورثے میں تباہ حال ادارے ملے جو کہ بااثر افراد کے زیر اثر تھے۔ صوبہ دہشتگردی کی لپیٹ میں تھا، امن و امان نام کی کوئی چیز نہیں تھی، حکومتی اختیار کمزور پڑ گیا تھا، عوام کی مشکلات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ تھا۔ اداروں کو با اختیار کر کے غریب عوام کو ریلیف دینا ایک مشکل مرحلہ تھا۔ صوبے میں پرامن ماحول واپس لانا ایک چیلنج تھا۔ جناب سپیکر! صوبے کے حالات سرمایہ کاری کیلئے موزوں نہیں تھے لیکن صوبے کی جغرافیائی برتری کو صوبائی معیشت کی بنیاد بنانا ہمارا مشن تھا، ہمیں اندازہ تھا کہ انہی خراب حالات کی وجہ سے سرمایہ کار صوبے میں سرمایہ کاری سے کتراتے تھے۔

جناب سپیکر!

۴۔ ایسے ناسازگار حالات میں جہاں ناانصافی کا دور دورہ ہو، سرکاری مشینری کرپشن زدہ ہو، بیرونی سرمایہ کاری دور کی بات، ہمارے اپنے سرمایہ کار بھی صوبے میں سرمایہ کاری کیلئے تیار نہ تھے۔ ہماری حکومت نے ضروری قانون سازی کی، اداروں کو بااختیار بنایا، سرکاری شعبوں سے کرپشن اور بدعنوانی کا خاتمہ کیا اور سرمایہ کاری دوست پالیسی اپنائی، یہی وجہ ہے کہ اب بیرونی سرمایہ کار بھی یہاں سرمایہ کاری کیلئے مائل ہوئے ہیں عوام کو ریلیف دینا، کرپشن کا خاتمہ ہمارا ہدف ہے۔ یہ وہ چیلنجز تھے جن کا ہم نے شروع دن سے سامنا کیا، ہماری مخلوط حکومت نے سیاسی اور انتظامی بصیرت اور عزم دکھایا اور ان مسائل پر قابو بھی پایا۔

جناب سپیکر!

۵۔ صرف چار سال میں کئی عشروں کی دشواریاں ختم کرنا، حکومتی اداروں پر عوام کا اعتماد بحال کرنا، ماضی کے تباہ حال شعبوں، تعلیم، صحت اور مقامی حکومتوں کے نظام کو ترجیحات میں سرفہرست رکھنا مشکل کام تھا، ہمارے عزم و اخلاص نے یہ مشکلات سرکیں اور ایک عوام دوست جمہوری اسلوب حکمرانی کی بنیاد رکھی۔ صوبے کو ایک نیا شخص دیا، جسے نہ صرف ملکی بالکل غیر ملکی سطح پر بھی سراہا جانے لگا۔ تعلیم میں ہم نے اہداف رکھے اور انہیں حاصل بھی کیا، شعبہ صحت کو فعال کیا اور دونوں شعبوں کو پرائیویٹ شعبے کے برابر لاکھڑا کیا۔ آئین کے آرٹیکل 140(A) کی روح کے مطابق ایک بہتر اور موثر بلدیاتی نظام قائم کیا جسے ورلڈ بینک اور یو این ڈی پی جیسے بین الاقوامی اداروں نے سراہا، صوبائی حکومت کے ان عوام دوست اقدامات کا ہر سطح پر اعتراف کیا گیا۔ اسی طرح صوبے کے مالیاتی نظم و نسق کو جدید خطوط پر استوار کرنے اور بین الاقوامی معیار کے مطابق لانے کیلئے حکومت ڈی ایف آئی ڈی کے تعاون سے ایک جامع اصلاحاتی پروگرام PFM Reforms Strategy منظور کر چکی ہے۔

جناب سپیکر!



۶۔ ہماری حکومت روز اول سے انسانی وسائل کی ترقی اور ان کی استعداد کار میں اضافہ کرنے کیلئے سرگرم رہی ہے۔ ہم نے سرکاری ملازمین کی مراعات میں اضافہ اس سوچ کے ساتھ کیا کہ وہ زیادہ موثر طریقے سے اپنی صلاحیتیں عوام کی خدمت میں صرف کریں گے، اس کیلئے ہم نے موثر نگرانی اور جزا و سزا کا نظام قائم کیا اور دوسروں کی محتاجی کے بجائے ہم نے صوبے کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے پر عملی کام کیا۔ اسی بنیاد پر صوبے کے گریڈ ایک سے سولہ تک کے ملازمین کی اپ گریڈیشن کی گئی جن میں کلاس فور، کلرکس، کمپیوٹر آپریٹرز، سپرنٹنڈنٹس، ریوینیو سٹاف اور پیرامیڈیکس قابل ذکر ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ این ٹی ایس کے ذریعے بھرتی ہونے والے اساتذہ کی ریگولر ایزیشن، وولج کونسل سیکرٹریز، سٹینوگرافرز، سب انجینئرز، محکمہ پولیس، ایکسائز، ایریکیشن کے سٹاف اور محکمہ تعلیم کے مینجمنٹ کیڈر کی اپ گریڈیشن کے علاوہ اساتذہ کو ٹائم سکیل بھی دیا جائے۔ مزید برآں پاکستان ایڈ منسٹریٹو سروس، پراونشل سول سروس اور پراونشل مینجمنٹ سروس کو ایگزیکٹو الاؤنس دینے کیلئے بھی حکومت کوشاں ہے، تاہم اس معزز ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ تنخواہ اور پنشن کی مد میں ہر سال صوبے کے خزانے پر بوجھ بڑھتا جا رہا ہے اور اگر اس سلسلے میں بروقت اقدامات نہ کئے گئے تو یہ اخراجات قابو سے باہر ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۔ ہم نے صوبے کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا ایک کل وقتی چیلنج قبول کیا جس کیلئے قلیل المدتی، وسط المدتی اور طویل المدتی منصوبہ بندی نہ صرف ناگزیر ہے بلکہ عوام کو اس کیلئے تیار کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ جناب سراج الحق صاحب نے بطور سینئر وزیر خزانہ صوبے کے حقوق کیلئے زبردست جدوجہد کی جس کے نتیجے میں بجلی کے خالص منافع کی مد میں 110 ارب روپے جاری ہوئے، لیکن یہ رقم اس کے بعد میں آنے والی حکومت کے دور میں صوبے کو ملی، بعد میں آنے والی حکومت نے اس پر اتفاق کیا اور اس مد میں مزید کوئی اضافی رقم مرکز سے حاصل نہ کر سکی اور پن بجلی منافع 6 ارب روپے پر ہی منجمد رہا۔ وزیر اعلیٰ جناب پرویز خان خٹک صاحب کی قیادت میں حکومت اور اپوزیشن کی تمام سیاسی جماعتوں کی کوششوں سے پن بجلی منافع غیر

منجمد ہوا جس سے اس کا حجم سالانہ 18 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے، صوبے کے 88 ارب روپے کے بقایاجات کو منوایا گیا جن میں سے وفاقی حکومت کے مطالبے کے مطابق 18 ارب روپے منساکر کے 70 ارب روپے وفاقی حکومت کے ذمے ڈال دیئے گئے جو کہ چار قسطوں میں دینا طے ہوئے۔ ان میں سے پہلی قسط 25 ارب روپے پچھلے سال موصول ہوئی جبکہ باقی رقم 15 ارب کی تین قسطوں میں موصول ہونی ہے، جس میں سے اس سال اب تک 5 ارب 20 کروڑ روپے موصول ہو چکے ہیں۔ مشترکہ مفادات کونسل سے منظور شدہ اے جی این قاضی فارمولے کے تحت ہم اس کو نہ صرف زندہ کر چکے ہیں بلکہ اس کو مستقل حل بھی سمجھتے ہیں جس سے صوبے کی پن بجلی کی رائیلٹی 80 بلین روپے تک جاسکتی ہے۔ چشمہ لیفٹ ایریگیشن سکیم کی منظوری ہماری بڑی کامیابی ہے، ہماری حکومت 120 ارب روپے کی اس بڑی سکیم میں اپنے حصے کا 35 فیصد برداشت کرے گی جبکہ 65 فیصد وفاق ادا کرے گا۔ اس سے جنوبی اضلاع کی 2 لاکھ 86 ہزار ایکڑ اراضی کو زیر کاشت لایا جاسکے گا اور یہی صوبے کی زرعی اجناس میں خود کفالت کی منزل ہے۔ ہم اپنی صنعتی ترقی کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے وفاق سے 100 ملین لمب ٹکسٹائٹ گیس کا کیس لڑ کر منوا چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۔ سی پیک کے معاملے پر صوبے کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش ہو رہی تھی صوبے کو اس کے اثرات سے محروم رکھنے کی منصوبہ بندی تقریباً مکمل تھی۔ لیکن صوبائی حکومت نے بھرپور جدوجہد کی اور مغربی روٹ کو سی پیک کا حصہ بنایا اور از خود خیبر پختونخوا چائنا آئناکناک پلان کے تحت صوبے کیلئے صنعتی زونز سمیت گلگت سے چترال، دیر تاچکدرہ کا متبادل روٹ متعارف کرایا، جنڈ سے موٹروے کے ذریعے کوہاٹ کو ملانے کے منصوبے کو وفاق سے منظور کرایا، پشاور سے ڈی آئی خان تک ریلوے لائن کی پی ایس ڈی پی سے منظوری لی، حطار، ریشکئی اور ڈی آئی خان کے صنعتی زونز تجویز کرنے سمیت صوبے کیلئے تقریباً 82 منصوبوں کو چائنا میں منعقدہ روڈ شو میں متعارف کیا، چین کی سرمایہ کار کمپنیوں کے ساتھ مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہوئے اور اس پورے عمل میں ہم اعتماد کے ساتھ صوبے میں 24 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی توقع کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈنمارک، برطانیہ، کینیڈا، ملائیشیا اور دیگر ممالک کے سرمایہ کاروں کے ساتھ بھی صوبے میں سرمایہ کاری کیلئے مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۔ صوبائی حکومت ایف ڈبلیو او کے ساتھ تقریباً 11 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کے معاہدے کر چکی ہے، یہ معاہدے ہاؤسنگ، پن بجلی، سیمینٹ پلانٹ، آئل ریفاؤنڈری وغیرہ کے شعبوں میں کئے گئے ہیں۔ حال ہی میں حکومت کی طرف سے سرمایہ کاروں کے ساتھ مائنز اینڈ منزل کے شعبے میں ہونے والے معاہدوں سے تقریباً 2 ارب ڈالر صوبے کو حاصل ہوں گے۔ یہ وہ اقدامات ہیں جو ہمارے صوبے کو محتاجی سے نکال کر خود کفالت کی طرف لیکر جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر!

۱۰۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال 2016-17 کا کل ابتدائی حجم 161 ارب تھا جبکہ نظر ثانی شدہ تخمینہ 167 ارب 34 کروڑ 80 لاکھ روپے رہا۔ صوبائی وسائل سے چلنے والے منصوبوں کیلئے 125 ارب روپے رکھے گئے تھے جس کا نظر ثانی شدہ تخمینہ 145 ارب 33 کروڑ 46 لاکھ رہا، اسی طرح بیرونی امداد کے منصوبوں کی مد میں 36 ارب روپے مختص کئے گئے تھے جبکہ نظر ثانی شدہ رقم 22 ارب ایک کروڑ 35 لاکھ روپے رہی، سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منصوبوں کی کل تعداد 1531 تھی، ان میں سے 1247 جاری اور 284 نئے منصوبے تھے، ان منصوبوں میں سال کے آخر تک 215 منصوبے مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۱۱۔ میں اب معزز ایوان کے سامنے مختلف شعبوں میں کئے گئے اقدامات کی مختصر روداد پیش کرنا چاہوں گا۔

۱۲۔ ہمارے بچے ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں اور ہمارا مستقبل ہیں، ان کو معیاری تعلیم مہیا کرنا ہم سب کا اولین فرض ہے اور حکومت خیبر پختونخوا نے تعلیمی ترجیحات کو اپنے مشن کا حصہ بنایا ہے، ان مقاصد کے حصول کیلئے تعلیم کے نظام کو نہ صرف جدید خطوط پر استوار کیا گیا ہے بلکہ اس کیلئے مطلوبہ فنڈز بھی مہیا کئے گئے ہیں۔ معیار تعلیم کو بہتر کرنے کیلئے ہماری حکومت نے کئی اصلاحات نافذ کیں مانیٹرنگ کے جامع نظام کے ذریعے اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنایا جس کا براہ راست اثر سکول آنے والے بچوں پر ہوا اور ان کی تعداد میں اب خاطر خواہ اضافہ دیکھا جاسکتا ہے School Based Policy کے تحت اساتذہ کے ٹرانسفر پوسٹنگ میں مداخلت و سفارش کو

ختم کر کے شفافیت اور جوابدہی کو ممکن بنایا اور مدرسہ، سرکاری اور پرائیویٹ سکولز کے نصاب میں ہم آہنگی لائی گئی۔

جناب سپیکر!

۱۳۔ ایجوکیشن سیکٹر پلان 20-2015 کی منظوری کے بعد اس سال صوبائی کابینہ نے 20-2019 تک مختص فنڈز کے استعمال کیلئے جامع پالیسی کی منظوری بھی دے دی ہے تاکہ اس پلان کے اغراض و مقاصد کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

جناب سپیکر!

۱۴۔ محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم نے رواں مالی سال میں مندرجہ ذیل پیچیدہ پیچیدہ اہداف حاصل کئے۔

- ☆ مسال بھی این ٹی ایس کے ذریعے تقریباً 14 ہزار اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے، اس طرح این ٹی ایس کے ذریعے بھرتی اساتذہ کی کل تعداد 40 ہزار تک پہنچ گئی ہے۔
- ☆ سیکنڈری لیول تک لازمی اور مفت تعلیم تک رسائی کیلئے 5 کروڑ سے زائد کتابیں پورے صوبے میں تقسیم کی گئیں، اب تک چار سالوں تقریباً 20 کروڑ کتابیں تقسیم ہو چکی ہیں۔
- ☆ حکومت نے شعبہ تعلیم میں کئی ایسی معیاری اصلاحات متعارف کرائی ہیں جس سے بہت اچھے نتائج سامنے آئے ہیں۔ مثلاً امتحانی طریقہ کار جدید خطوط پر استوار ہو چکا ہے اور ایسا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے جو کہ بین الاقوامی سطح پر آزمودہ ہے۔ اس نئے نظام کے تحت گزشتہ سال پانچویں جماعت کے 4 لاکھ 20 ہزار طلباء کے امتحانات لئے گئے ہیں۔ جبکہ آئندہ سال اس نظام کے تحت پانچویں اور آٹھویں جماعت کے مزید 7 لاکھ 50 ہزار طلباء کے امتحانات لئے جائیں گے۔ اس طرح گزشتہ چار سالوں میں اب تک 10 لاکھ سے زائد بچوں کی صلاحیتوں کو جانچا گیا۔

☆ اساتذہ کی پیشہ ورانہ استعداد کار کو مزید بہتر کرنا اس حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ چار سالوں میں 66 ہزار سے زائد اساتذہ تربیت لے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ پروگرام میں 2 ہزار پرائمری اساتذہ، 2 ہزار پرنسپلز اور تقریباً ایک

ہزار سیکنڈری سکولز اساتذہ کو SLO کے تحت امتحانی عملے کی ٹریننگ، رہنمائی اور سائنس مضامین کو کیسے پڑھایا جائے، شامل ہیں۔ گزشتہ چار سالوں میں موجودہ حکومت نے ان کورسز میں تقریباً 55 ہزار سے زائد اساتذہ کو تربیت فراہم کی تاکہ معیار تعلیم کو بہتر بنایا جائے۔

☆ موجودہ حکومت کمیونٹی سکولز کے ذریعے بھی تعلیم پہنچانے کا عمل جاری رکھی ہوئی ہے، لڑکیوں کے کمیونٹی سکول پرائمری سطح کے سکول ہیں جو کہ صوبے کے دیہی اور دور دراز علاقوں میں قائم کئے جا رہے ہیں، ان کیلئے ایسے علاقوں کا انتخاب کیا گیا ہے جہاں قرب و جوار میں کوئی سرکاری سکول موجود نہیں ہے۔ تمام 25 اضلاع میں اس قسم کے 1447 کمیونٹی سکولز قائم کئے گئے ہیں جن میں تقریباً 7 ہزار طالبات زیر تعلیم ہیں۔ اس کے علاوہ یہ سکول دیہی علاقوں میں تقریباً 1800 خواتین کو روزگار کے ذرائع بھی فراہم کر رہے ہیں۔

☆ لڑکیوں کے تعلیمی اداروں میں اندراج اور تسلسل کو یقینی بنانے کیلئے محکمہ ابتدائی و بنیادی تعلیم سرکاری سیکنڈری سکولوں میں داخل طالبات کو وظائف فراہم کر رہا ہے، 4 لاکھ سے زائد طالبات کو 2016-17 میں ایک ارب 20 کروڑ روپے مالیت کے وظائف فراہم کئے جا چکے ہیں، موجودہ حکومت نے اب تک 16 لاکھ طالبات میں 4 ارب روپے کے وظائف تقسیم کئے ہیں۔

☆ ایلیمینٹری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے توسط سے سرکاری اور نجی شراکت کے تحت ایسے منصوبے پر عمل درآمد ہو رہا ہے جس کے تحت 5 سے 16 سال تک کے ایسے بچوں کی نجی سکول میں داخل کیا جائے گا جن کے علاقوں میں سرکاری سکول کی سہولت موجود نہ ہو۔ اس کے علاوہ ان کو سالانہ مفت کتابیں، یونیفارم اور شوز بھی فراہم کئے جائیں گے۔ اب تک 30 ہزار تعلیمی واؤچرز سال 2016-17 میں تقسیم کئے جا چکے ہیں

، موجودہ حکومت میں 2015 سے لے کر اب تک 60 ہزار تعلیمی واؤچرز تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ:

- ☆ پچھلے چار سالوں کے دوران ان سرکاری سکولوں میں آئی ٹی تعلیم کے فروغ کیلئے تیرہ سو سے زائد آئی ٹی لیبارٹریز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔
- ☆ پاکستان کی تاریخ کے پہلے گریڈ کیڈٹ کالج کا قیام عمل میں لایا گیا۔
- ☆ تمام سرکاری سکولز میں جماعت پنجم تک ناظرہ قرآن اور بارہویں جماعت کے ناظرہ قرآن کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔

☆ صوبے کے سکولوں میں Missing Facilities بہت زیادہ تھیں جس سے بچوں کی تعلیم پر اچھا اثر نہیں پڑ رہا تھا، حکومت نے ان پر کافی حد تک قابو پایا اور ہائر سیکنڈری سکول لیول تک تمام سکولوں میں بنیادی سہولتیں میسر کر دی ہیں، اور دیگر سکولوں میں بھی جلد فراہم کر دی جائیگی۔ اس سلسلے میں پچھلے چار سالوں کے دوران چودہ لاکھ بچیوں کیلئے سرکاری سکولوں میں فرنیچر فراہم کیا گیا اور مزید سات لاکھ بچوں کیلئے آئندہ مالی سال میں ان شاء اللہ یہ فراہم کیا جائیگا۔

- ☆ سات ہزار پانچ سو پرائمری سکولوں میں بچوں کے کھیل کود کیلئے جھولے فراہم کئے گئے جبکہ دو ہزار پانچ سو سے زائد آئندہ مالی سال میں فراہم کئے جائیں گے ان شاء اللہ۔ اس طرح پچھلے چار سالوں میں پانچ ہزار سے زائد سکولوں میں کھیلوں کا سامان فراہم کیا گیا۔
- ☆ دو سو سے زائد سکولوں میں گراؤنڈز تعمیر کئے گئے۔

جناب سپیکر!

۱۵۔ اعلیٰ تعلیم کے میدان میں صوبائی حکومت کی توجہ تعلیمی اداروں کو خود مختاری دینے، کالج کی سطح پر تعلیم میں بہتری لانے پیشہ ورانہ مہارت اور روزگار کے مواقع کے درمیان باہمی ربط اور اداروں کے الحاق کیلئے مطلوبہ معیار یقینی بنانے پر مرکوز رہے، مختلف اقدامات کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

- ☆ حکومت اب تک 43 کالجوں کا قیام عمل میں لائی ہے۔ جبکہ 17 نئی کالجوں کے عمارتیں جون 2017 تک مکمل کر دی جائیں گی۔ اس کے علاوہ مزید 62 کالجوں کی تعمیر ہیں۔
- ☆ کالجوں کی تعمیر کیلئے نیا کم قیمت ڈیزائن تیار کیا گیا۔ جس سے نئی کالج کی تعمیر پر لاگت کا تخمینہ 25 کروڑ سے کم ہو کر 15 کروڑ روپے تک آیا گیا ہے۔
- ☆ کارکردگی کی بنیاد پر انعامات کیلئے دس کروڑ روپے کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے۔ جس کے تحت سب سے اچھی کارکردگی والے بیس مردانہ اور بیس زنانہ کالجوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔
- ☆ 2013 کالجوں میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد ایک لاکھ 83 ہزار 45 تھی، جو کہ 2017 میں بڑھ کر ایک لاکھ 84 ہزار ہو گئی۔ جبکہ 18-2017 میں یہ تعداد دو لاکھ تک بڑھانے کا حدف ہے۔
- ☆ 2013 سے اب تک تین پبلک لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ جبکہ چار پبلک لائبریریوں کی تعمیر کا کام جاری ہے جو کہ جون 2018 تک مکمل کر لیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔
- ☆ کالجوں میں اساتذہ کی حاضری یقینی بنانے کیلئے بائیومیٹرک نظام کا اجراء کیا گیا۔
- ☆ 2013 سے 2017 تک کالج اساتذہ کا استعداد کار بڑھانے اور تربیت دینے کیلئے 14 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ جس کے تحت گریڈ 17 سے 20 تک 1157 اساتذہ کو تربیت دی گئی۔
- ☆ صوبے کے 38 مختلف مردانہ اور زنانہ کالجوں میں چار سالہ بی ایس ڈگری پروگرام جاری ہے، جس میں زیر تعمیر طلبہ کی تعداد 20 ہزار 537 ہے۔ جبکہ آئندہ سال میں اس پروگرام کو مزید 62 کالجوں میں شروع کیا جائیگا۔ اور انشاء اللہ اس کا احاطہ پورے صوبے تک بڑھایا جا رہا ہے۔
- ☆ 10 کالجوں میں اضافی سہولیات کی فراہمی کا منصوبہ مکمل کیا جا چکا ہے۔
- ☆ ضلع نوشہرہ اور ایبٹ آباد میں 2 ہوم آکٹانکس کالجوں کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ جو کہ جون 2018 تک مکمل کر لیا جائیگا۔

- ☆ 2013 سے اب تک 5 نئی جامعات کا قیام عمل میں لایا گیا۔ نئی جامعات کا قیام اور موجودہ یونیورسٹیوں کے استعداد کار بڑھانے کیلئے 2013 سے اب تک سات ارب 13 کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔
- ☆ 2013 سے اب تک کامرس کالجوں کی تعداد 26 سے بڑھ 31 تک ہو گئی ہے۔ جبکہ اس سال مزید 2 کامرس کالجوں کی تعمیر کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔
- ☆ کامرس کالجوں میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد 2013 کی نسبت، 15 ہزار 399 سے بڑھ کر 18 ہزار 500 ہو گئی۔

جناب سپیکر!

- ۱۶۔ صحت کے شعبے میں بہتری لانے کیلئے صوبائی حکومت نے سہ جہتی پالیسی اختیار کی، جس کے تحت صحت کے نظام میں بہتری کیلئے اداروں کی کارکردگی کو بین الاقوامی معیار تک لانا بڑی ہسپتالوں اور صحت کی دیگر مراکز میں عملہ آلات اور دیگر سہولیات فراہم کرنا اور غریبوں کیلئے مفت علاج کی سہولتیں دینا شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

- ۱۷۔ محکمہ صحت کا بجٹ جو کہ 2012-13 میں 10 ارب 79 کروڑ روپے تھا، اس مالی سال میں 25 ارب 52 کروڑ ہو چکا ہے۔ اس طرح ترقیاتی بجٹ میں 7 ارب 57 کروڑ روپے تھا، جو اب 11 ارب 20 کروڑ روپے ہے۔ 2012-13 میں بیڈز کی تعداد 18 ہزار 188 تھی۔ جو کہ اب 23 ہزار 258 ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر!

- ۱۸۔ صحت کے نظام کو درست کرنے کیلئے قانون سازی کی گئی جس کے تحت:
- ☆ تمام تدریسی ہسپتالوں کو ایم ٹی آئیز کا درجہ دیتے ہوئے خود مختار بورڈ آف گورنرز قائم کیے گئے۔
- ☆ سرکاری اور نجی ہسپتالوں کے کلینکس، لیبارٹریز، کی چیکنگ کیلئے ہیلتھ کیئرنگ کمیشن کا قیام۔
- ☆ محفوظ انتقال خون کیلئے بلڈ ٹرانسفیوژن اتھارٹی کا قیام۔



- ☆ اعضا کی پیوند کاری کے قانون کے تحت آرگن ٹرانسپلانٹ اتھارٹی کی تشکیل۔
- ☆ خوراک میں ملاوٹ کی روک تھام کے نظام کیلئے فوڈ سیفٹی اتھارٹی کا قیام۔
- ☆ ہیلتھ فاؤنڈیشن کے نئے قانون کے تحت اس کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے اختیارات کی تفویض۔
- ☆ پیرامیڈیکس کی تعلیم و تربیت کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے پیرامیڈیکل اینڈ الائیڈ ہیلتھ سائنسز کا قانون۔
- ☆ ٹی بی کی مسلک بیماری کے قابو کیلئے اس کو Notifiable Disease بنانے کا قانون بنایا گیا ہے اور رواں مالی سال 40 ہزار سے زائد مریضوں کا مفت علاج ممکن ہو سکا ہے۔
- ☆ ادویات کی فروخت کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے ڈرگ رولز 1982 میں ترمیم کی منظوری۔

جناب سپیکر!

۱۹۔ ہماری دوسری ترجیح مراکز صحت کے عملے کی کمی کو پورا کرنا ان کے مراعات میں اضافہ کرنا، موجودہ حکومت نے محکمہ صحت میں کل 22 ہزار آسامیاں تخلیق کیں، جن میں سے تقریباً 15 ہزار موجودہ مالی سال میں منظور ہوئی۔ ان آسامیوں میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل اور لیڈی ہیلتھ ورکرز وغیرہ شامل ہیں، ہماری حکومت نے ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کا اطلاق کیا تاکہ دور دراز علاقے میں ڈاکٹر اور دیگر عملہ پوری توجہ سے مریضوں کی خدمت کر سکے۔ اس مد میں اگلے مالی سال کیلئے 4 ارب 76 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کا دائرہ کار MTIs کے ادارہ جاتی ملازمین تک بھی بڑھا دیا گیا ہے اور دیگر نان ٹیکنیکل اور کلاس فور ملازمین بھی زیر غور ہیں۔ اس کے علاوہ حال ہی میں میڈیکل آفیسر کا چاردرجائی فامولا منظور کیا گیا ہے۔ جس سے ڈاکٹروں کی کارکردگی کی بنیاد پر مواقع ملیں گے۔

جناب سپیکر!

۲۰۔ اس کیساتھ ساتھ یہ بھی ہمارے پیش نظر تھا کہ ہمارے غریب عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولت ملے اور اسی لئے ہم نے ان کے علاوہ مندرجہ ذیل غریب پرور اقدامات بھی کئے:

- ☆ سالانہ ایک ارب کی لاگت سے تمام ہسپتالوں میں ایمر جنسی اور بڑے ہسپتالوں میں داخل مریضوں کے ادویات کی مفت تقسیم۔
- ☆ گردے کی پیوند کاری کے بعد علاج کیلئے 20 کروڑ روپے Institute of Kidney Diseases کو جاری کئے گئے ہیں۔
- ☆ ایک ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے کینسر کا علاج مفت کر دیا گیا ہے، جس سے صوبے بھر کے 5 ہزار تک مریض استفادہ حاصل کر سکیں گے۔ جن میں سے رواں مالی سال سرطان کے تقریباً 1400 مریض مستفید ہوئے ہیں۔
- ☆ ہماری حکومت کی انتھک کوششوں سے پچھلے سال پولیو کے صرف 8 کیسز سامنے آئے، لیکن ہمارا عزم ہے کہ کوئی بچہ بھی اس موذی مرض سے متاثر نہ ہو، حفاظتی ٹیکوں کا پانچ سالہ پروگرام کو منظور کیا گیا ہے، جس پر 6 ارب 10 کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے۔
- ☆ ڈسٹرکٹ ہسپتالوں کے انفرا سٹرکچر کو بہتر بنانے اور جدید آلات کے فراہمی کیلئے 3 ارب 30 کروڑ روپے کے منصوبوں پر کام جاری ہے۔ مزید برآں اگلے مالی سال بھی 3 ارب کی مشینری خرید جائیگی ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر!

- ۲۱۔ حکومت کا سب سے بڑا منصوبہ صحت انصاف کارڈ ہے۔ جس سے صوبے بھر کے 18 لاکھ خاندانوں کو فائدہ ہو گا۔ اور اب تک تقریباً 13 لاکھ 41 ہزار گھرانوں میں کارڈ تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ اس منصوبے پر 2 ارب 68 کروڑ روپے لاگت آئیگی۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس پروگرام میں مزید نکھار لائیں گے اور اوپی ڈی میں بھی یہ سہولت دینگے۔ اس پروگرام کا دائرہ کار سرکاری ملازمین تک بھی بڑھایا جا رہا ہے۔
- ۲۲۔ اس کے علاوہ رواں مالی سال صحت کے شعبے میں مزید بہتری لانے کیلئے مندرجہ ذیل چیدہ چیدہ اقدامات کئے گئے ہیں۔

☆ ڈی ایچ کیو ہری پور میں کیجو لٹی بلاک کی تعمیر۔

☆ خیبر گریڈیوٹیکل کالج میں چار لیکچر تھیٹرز اور زنانہ مردہ خانے کی تعمیر۔

- ☆ پوسٹ گریجویٹ کالج میڈیکل انسٹیٹیوٹ حیات آباد میں Skill Lab کی تعمیر۔
- ☆ پشاور میں ریجنل بلڈ ٹرانفیوژن سنٹر کی فعالی۔
- ☆ پشاور انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور خیبر ٹیچنگ ہسپتال کیجولٹی بلاک کی تعمیر۔
- ☆ IMU رپورٹ پر محکمہ صحت کے 8 ہزار سے زائد ملازمین کے خلاف محمانہ کارروائی۔
- ☆ نوشہرہ میڈیکل کالج، گجوان میڈیکل کالج، صوابی میڈیکل کالج اور تیسر گریڈ میڈیکل کالج کی منظوری۔

جناب سپیکر!

۲۳۔ موجودہ حکومت ایک اہم اقدام جس کے ذریعے بلدیاتی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ قابل تحسین ہے۔ بلدیاتی نظام کی وجہ سے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی ممکن ہو سکی، اور آج میں اس معزز ایوان کے سامنے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ الحمد للہ خیبر پختونخوا کے عوام ایک بہترین بلدیاتی نظام سے استفادہ کر رہے ہیں، اس نظام کے تحت صوبائی ترقیاتی پروگرام کا 30 فیصد حصہ مقامی حکومتوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۲۴۔ ضلعی حکومتوں کو پرانے نظام کے تحت 2001 سے 13 تک صرف 12 سالوں میں کل 14 ارب روپے ترقیاتی بجٹ کے طور پر دیئے گئے، جو کہ دراصل ان کے اپنی محصولات تھے۔ جبکہ ہماری حکومت اب تک صرف 2 سالوں میں 48 ارب روپے ضلعی حکومتوں کو منتقل کر چکی ہے۔ جبکہ اس سال بھی 28 ارب روپے مقامی حکومتوں کیلئے مختص کئے گئے ہیں۔ اور یہ رقم اضلاع کے اپنے محاصل کے علاوہ ہے جس کا چودواں قسط کل ریلیز ہو چکا ہے اور آج وہ تمام تک وہ پہنچ چکا ہو گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر!

۲۵۔ موجودہ حکومت محکمہ بلدیات کے زرعی و دیہی و علاقائی ترقی کیلئے کئی منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔ اس سلسلے میں پشاور میں 5 فلانی اور ز تعمیر کئے گئے ہیں، جن میں سے ایک باب پشاور فلانی اور بھی شامل ہے۔ جسے 6 ماہ کے ریکارڈ مدت میں مکمل کیا گیا۔ اور مزید 2 فلانی اور ز پر جلد کام شروع کر دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ پشاور شہر میں تجاوزات کا خاتمہ جس سے اربوں روپے کی زمین و آگزار کرائی گئی۔ شمسی توانائی کے تحت روڈ

لائسٹس تنصاحب، رنگ روڈ پرائیویٹ لیمیٹڈ کی تعمیر کا منصوبہ، رنگ روڈ حیات آباد ٹول پلازہ سے لیکر جی ٹی روڈ تک سروس روڈ کا قیام، جنرل بس سٹینڈ کے قیام کی سکیم، اور بس ریپڈ ٹرانزٹ کے قیام کیلئے چمکنی میں 115 کنال زمین خریدنے، جیسے اہم اقدامات ہیں۔ ان کے علاوہ چھ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی تزئین و آرائش کا منصوبہ جس پر 6 ارب روپے خرچ کئے جا رہے ہیں۔ اور ان میں واٹر سپلائی نکاسی آب کمپنیوں کا قیام، ملاکنڈ ہل سٹیشن کی ترقی، منصوبہ اور صوبائی میں سولر روڈ لائٹس کی تنصیب قابل ذکر ہیں۔

جناب سپیکر!

۲۶۔ ریگی ماڈل ٹاؤن کا منصوبہ ہمیں وراثت میں ملنے والا ایک مردہ گھوڑا تھا جس میں حکومت نے مختلف اقدامات کر کے نئی جان ڈال دی۔ اس ضمن میں کئی ایک اقدامات کئے گئے جس میں ایک ارب روپے گیس کی فراہمی کیلئے اور ایک ارب روپے سڑکوں کی تعمیر کیلئے اور دیگر سہولیات کی فراہمی قابل ذکر ہے جس کے نتیجے میں لوگوں کا اعتماد اس منصوبے پر بحال ہوا اور گھروں کی تعمیر میں تیزی آئی ہے۔

جناب سپیکر!

۲۷۔ اس کے علاوہ حکومت اب تک میونسپل اور رورل روڈز کی تعمیر پر 5 ارب روپے خرچ کر چکی ہیں۔ لوکل کونسلز کے اپنے محصولات ایک ارب سے 4 ارب تک پہنچ گئے ہیں۔ پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور ہماری حکومت میں آنے والے، پہلے خسارے میں تھی جو اب حکومتی توجہ کے بعد منافع کما رہے ہیں جسے پشاور شہر کے ترقی پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ محکمہ بلدیات میں E.Tendering اور Online Tendering شروع کی گئی ہے جب کہ یہ Grievances Redressal Cell کا قیام بھی اس میں زیر غور ہے۔

جناب سپیکر!

۲۸۔ وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا جناب پرویز خان خٹک نے اپریل 2017 میں ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ برادر ملک چین کا دورہ کیا اور سی پیک کے تحت چینی حکومت اور چینی سرمایہ کاروں کے ساتھ مختلف منصوبوں کیلئے مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کئے جن میں پشاور میں سوک سنٹر کی تعمیر، سی پیک ٹاور کی تعمیر اور ریگی ماڈل ٹاؤن میں ہیلتھ سٹی کا قیام شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۲۹۔ شاہراہوں کا مربوط نظام کسی بھی علاقے میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور مجموعی معاشی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتا ہے۔ مالی سال 17-2016 میں شاہراہوں پلوں کی مد میں صوبائی حکومت نے 333 منصوبوں کیلئے 11 ارب 55 کروڑ روپے مختص کیں جب کہ نظر ثانی شدہ بجٹ 23 ارب 37 کروڑ روپے رہا۔ کل 15 منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے اور مجموعی طور پر 520 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر اور بحالی کے علاوہ 22 پلوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بحالی و مرمت کا کام مکمل کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۳۰۔ خیبر پختونخوا کی تاریخ پولیس کے قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ انہی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج امن و آمان کی صورت حال بہتر ہو چکی ہے۔ موجودہ حکومت نے اپنی پالیسی ترجیحات میں شامل پولیس کی استعداد کار بڑھانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کئے اور آج ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ خیبر پختونخوا پولیس بغیر کسی دباؤ سے عوام کی خدمت میں پیش پیش ہیں۔ موجودہ حکومت نے محکمہ پولیس کے استعداد کار بڑھانے پر خاص توجہ دی ہے۔ حکومت نے چار سالوں کے دوران محکمہ کے بجٹ 23 ارب سے بڑھا کر 40 ارب تک کر دیا ہے۔ یوں محکمہ پولیس کے بجٹ میں مجموعی طور پر 74 فیصد اضافہ ہوا۔ ان سالوں کے درمیان تقریباً 4 ہزار بھرتیاں NTS کی بنیاد پر کی گئیں۔

۳۱۔ حکومت نے محکمہ پولیس کی استعداد کار کو جدید خطوط پر استوار کرنے کیلئے کئی اقدامات کئے مثلاً:

- ☆ سوات، صوابی اور نوشہرہ پولیس ٹریننگ سکولز کا قیام۔
- ☆ پشاور میں سکول آف ٹریفک مینجمنٹ کا قیام، ٹریفک وارڈن سسٹم کا آغاز۔
- ☆ مردان میں School of Public Disorder & Riot Management کا قیام۔
- ☆ نوشہرہ میں School of Explosive ordnance Disposal کا قیام۔
- ☆ Rapid Response Force کا قیام۔
- ☆ Special Combat Unit کا قیام۔
- ☆ Counter Terrorism Department کا قیام۔

- ☆ Online FIR Registration System کا قیام۔
- ☆ ماڈل پولیس سٹیشن کا قیام۔
- ☆ ووہمن پولیس سٹیشن کا قیام۔
- ☆ پشاور اور سوات میں جدید ترین فرانزک لیبارٹریز کا قیام۔
- ☆ صوبہ میں 7 پولیس لائنز، 33 پولیس سٹیشن، 57 پولیس پوسٹس اور 31 پٹرولنگ پوسٹس کی تعمیر۔
- ☆ محکمہ پولیس کے اہلکاروں کیلئے ڈیلی الاؤنس کا اجراء۔

جناب سپیکر!

۳۲۔ ہر سال کی طرح رواں مالی سال بھی حکومت نے پولیس کے محکمے کو مزید موثر بنانے کیلئے کئی اقدامات کئے، جن میں سے چیدہ چیدہ مندرجہ ذیل ہیں:

- ☆ سوات اور ایبٹ آباد میں ٹریفک وارڈن سسٹم کا آغاز۔
- ☆ محکمہ پولیس میں ٹریننگ ڈائریکٹوریٹ کا قیام۔
- ☆ CTD اور BDU اہلکاروں کیلئے الاؤنس کا اجراء۔

جناب سپیکر!

۳۳۔ میری دوسرے صوبوں سے بھی یہ درخواست ہے کہ خیبر پختونخوا پولیس کو بطور ماڈل اپنائیں تاکہ پولیس بغیر کسی سیاسی دباؤ اور مداخلت کے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں۔

جناب سپیکر!

۳۴۔ آج سے چار سال پہلے جب ہماری حکومت نے بھاگ دوڑ سنبھالی تو اس موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی لوگ بجلی کے نعمت سے محروم تھے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے موجودہ صوبائی حکومت نے اپنے وسائل سے چھوٹے پن بجلی گھروں پر کام کا آغاز کیا، حکومت کم از کم ایک ہزار چھوٹے پن بجلی گھر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے عوام سستی بجلی سے مستفید ہو سکیں گے، اس سلسلے میں پہلے مرحلے میں 356 میں سے 193 بجلی گھر

تعمیر ہو چکے ہیں جن سے تقریباً 50 ہزار لوگ مستفید ہو رہے ہیں، ایسے بجلی گھروں سے مجموعی طور پر 100 میگاواٹ بجلی میسر آ جائے گی۔

جناب سپیکر!

۳۵۔ ایشین ڈیولپمنٹ بینک کے تعاون سے ضلع سوات میں دراڑ خواڑ (36 میگاواٹ)، کوہستان میں نولیا (17 میگاواٹ)، مردان میں مچی (2.6 میگاواٹ) کے منصوبے اس سال جون میں مکمل ہو کر مجموعی طور پر (56 میگاواٹ) بجلی عوام کیلئے میسر کر سکیں گے۔

جناب سپیکر!

۳۶۔ صوبائی حکومت اپنے وسائل سے کوٹو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ دیر لور (41 میگاواٹ)، کروڑہ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ شانگلہ (11 میگاواٹ)، جوڑی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ مانسہرہ (10 میگاواٹ)، مثلتان ہائیڈرو پاور پراجیکٹ سوات (84 میگاواٹ) اور لاوی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ چترال (69 میگاواٹ) پر کام کر رہی ہے جو کہ تعمیر کے مختلف مراحل میں ہے، اس سے مجموعی طور پر (215 میگاواٹ) مزید بجلی میسر ہو سکے گی۔

۳۷۔ 300 میگاواٹ بالا کوٹ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ ضلع مانسہرہ پر سال 2017-18 میں کام شروع ہو جائے گا۔ ایشین ڈیولپمنٹ بینک کی مالی تعاون سے صوبے کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا پاور پراجیکٹ آئندہ 4 سال کے مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!

۳۸۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت ورلڈ بینک کے تعاون سے تین منصوبوں جن میں بریکوٹ، پتراک ہائیڈرو پاور پراجیکٹ دیر بالا (47 میگاواٹ)، پتراک شرینگل ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (22 میگاواٹ)، دیر بالا اور گبرال کالام سوات (10 میگاواٹ) پر کام شروع کر رہی ہے۔

۳۹۔ حکومت خیبر پختونخوا نے نجی شعبے کے سرمایہ کاری کو راغب کرنے کیلئے ایک سرمایہ کاری دوست پالیسی کے پی ہائیڈرو پاور پالیسی 2016 منظور کی ہے اس پالیسی کی تحت پن بجلی کے سائٹس (BOOT) Build Operate Own and Transfer کی بنیاد پر تعمیر کئے جائیں گے۔ 150 میگاواٹ شرمی ہائیڈرو

پاور پراجیکٹ نجی شعبے کو ایوارڈ ہو چکا ہے اور سپانسر اس منصوبے کو BOOT بنیاد پر تعمیر کرے گا جس پر بنیادی کام شروع ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۴۰۔ سرمایہ کاری دوست پالیسی کے تحت (6) منصوبے جس کا مطالعاتی جائزہ مکمل ہو چکا ہے ان منصوبوں کو نجی شعبوں میں تعمیر کیلئے مشتہر کیا جا چکا ہے اور یہ منصوبے اب ایوارڈ کے آخری مرحلے میں ہیں ان 6 منصوبوں کی مشترکہ پیداوار (518) میگا واٹ ہے۔ جن میں نارن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (188 میگا واٹ) بٹکنڈی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ مانسہرہ (96 میگا واٹ) ، نخوگور بند ہائیڈرو پاور پراجیکٹ شانگلہ (20 میگا واٹ) نندی ہار ہائیڈرو پاور پراجیکٹ، بنگرام (12 میگا واٹ) ، ارکاری گول ہائیڈرو پاور پراجیکٹ چترال (99 میگا واٹ) واٹ، شگلوکس ہائیڈرو پاور پراجیکٹ لوئر دیر (102 میگا واٹ) شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۱۔ 2016 پاور پالیسی کی تحت تین بڑے منصوبے FWO کے ساتھ مشترکہ ترقیاتی معاہدے کے عمل میں تیار کیئے جائیں گئے جن میں ششکئی زندولی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (144 میگا واٹ)، شگلوسین ہائیڈرو پاور پراجیکٹ، (132 میگا واٹ)، لسپور موجیگرام، ہائیڈرو پاور پراجیکٹ چترال (230 میگا واٹ) شامل ہیں ان تینوں منصوبوں کے مکمل ہونے پر کل 506 میگا واٹ بجلی میسر ہو جائے گی۔

۴۲۔ CPEC کے تحت کل سات منصوبوں کی تعمیر پر ابتدائی کام ہو چکا ہے اور بیجنگ روڈ شو کے دوران 1988 میگا واٹ کے منصوبوں کیلئے چین کی بڑی فرموں نے مفاہمتی یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۳۔ صوبائی حکومت نے ریشون بجلی گھر چترال کے متاثرین کیلئے 2700 سولر سسٹم کی تعمیر مکمل کر لی ہے اس کے علاوہ جنوبی اضلاع میں سولر سسٹم کی تنصیب رواں مالی سال میں شروع کی جائے گی اور اگلے مالی سال 2017-18 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!



۴۴۔ صوبائی حکومت اگلے مالی سال 18-2017 میں 8 ہزار سکولوں، 187 بنیادی مراکز صحت اور 4 ہزار مساجد کو شمسی توانائی پر منتقل کرے گی۔

۴۵۔ ضلع تورغر میں اگلے مالی سال کے دوران دریا بربند کے مقام پر 6 میگا واٹ پن بجلی گھر پر ترقیاتی کام کا آغاز کیا جائے گا۔

۴۶۔ مجھے یہ کہتے ہوئے انتہائی مسرت محسوس ہو رہی ہے کہ مندرجہ بالا منصوبوں کی تکمیل سے مجموعی طور پر ساڑھے چار ہزار میگا واٹ بجلی سسٹم میں شامل کر دی جائے گی۔  
جناب سپیکر!

۴۷۔ جب ہم نے 2013 میں حکومت سنبھالی اور تیل کی پیداوار 30 ہزار سے 54 ہزار بیرل تک لے جانے کا منصوبہ بنایا تو ناقدین نے حکومت کے اس منصوبے پر شک کیا۔ لیکن آج اللہ کے فضل و کرم سے ہماری سرمایہ کاری دوست پالیسیوں اور تعاون کی بدولت تیل کی پیداوار میں ہم نے بہت بڑا سنگ میل عبور کیا ہے۔ آج تیل کی یومیہ پیداوار 54 ہزار بیرل تک جا پہنچی ہے۔ اس طرح گیس کے موجودہ پیداوار 443 ملین کیوبک فٹ یومیہ ہے جب کہ 2013 میں گیس کی پیداوار 330 ملین کیوبک فٹ تھی۔ سیلنڈر گیس کی یومیہ پیداوار 2013 میں 10 ٹن تھی جو آج 549 تک جا پہنچی ہے۔ انشاء اللہ 2018 میں تیل کی پیداوار 60 ہزار بیرل یومیہ تک پہنچ جائے گی۔ سرمایہ کاروں کے اعتماد کیلئے موجودہ حکومت کی پالیسیوں کے تسلسل اور انتظامیہ اور قانون سازوں کی حمایت ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

۴۸۔ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ خیبر پختونخوا سرمایہ کاروں کیلئے جنت ہے۔ آج 28 میں سے 10 ڈرلنگ رگزر خیبر پختونخوا میں کام کر رہی ہیں۔ 2013 میں خیبر پختونخوا میں صرف دو Seismic Crew کام کر رہے تھے جبکہ 2016 میں ان کی تعداد 7 ہو گی ہے۔ 2013 میں صرف تین بلاکس فعال تھے جبکہ آج تمام 26 بلاکس فعال ہیں موجودہ حکومت نے 7 نئے پٹرولیم بلاکس کی نشاندہی بھی کی ہے جن پر کام جاری ہے اور جلد تیل و گیس کی نئی دریافتیں متوقع ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۹۔ خیبر پختونخوا کی حکومت نے گیس پیدا کرنے والے اضلاع کرک، کوہاٹ اور ہنگو کو گیس کی فراہمی کیلئے سوئی ناردرن گیس معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ جس پر کام جاری ہے اور جلد ہی کرک، کوہاٹ اور ہنگو کے صارفین کو گیس مہیا ہو جائے گی۔

۵۰۔ صوبائی حکومت اور فرنٹیر کس آرگنائزیشن کے مابین کرک کے مقام پر 40 ہزار بیرل یومیہ پیداوار والی جدید ترین آئل ریفاٹری کی تنصیب کا معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ 2 مزید آئل ریفاٹریز کوہاٹ میں بھی قائم کی جا رہی ہیں جنکی صلاحیت 30 ہزار بیرل یومیہ سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

۵۱۔ معاشی ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے فعال اور متحرک صنعتی شعبہ کی اہمیت مسلمہ ہے۔ صنعتی ترقی کیلئے سازگار ماحول، سہولیات اور تربیت یافتہ افرادی قوت کی فراہمی موجودہ حکومت کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔ صنعتی شعبہ کی استعداد کار بڑھانے کیلئے موجودہ حکومت نے جنگی بنیادوں پر اقدامات کئے ہیں اور جن میں KP EZDMC اور KP BoIT کا قیام سرفہرست ہیں۔ مزید برآں خیبر پختونخوا صنعتی پالیسی 2016 بھی متعارف کرائی گئی ہے جس سے صنعت کاری اور سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر!

۵۲۔ پاک چین معاشی راہداری کی وجہ سے علاقے کے سیاسی جغرافیائی افق پر تیزی سے بدلتے حالات کے تناظر میں اقتصادی ترقی کی رفتار بڑھانے کی اشد ضرورت ہے۔ صوبائی حکومت کی صنعتی پالیسی کے تحت دی گئی مراعات کی بدولت ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں اور صنعت کاروں نے خصوصی دلچسپی ظاہر کی ہے۔ صوبائی حکومت نے صوبہ بھر میں 17 اکنامک زونز بنانے کی منصوبہ بندی کی ہے۔

جناب سپیکر!

۵۳۔ 318 ایکڑ پر مشتمل حطار اکنامک زون فیروز میں 10 نئے صنعتی یونٹس زیر تعمیر ہیں جب کہ 21 مزید ابتدائی مراحل میں ہیں جن سے 30 ارب کی سرمایہ کاری کے علاوہ 15 ہزار ملازمتیں پیدا ہونے کی امید ہے۔ گجائنٹس سے زیادہ درخواستیں موصول ہونے کی وجہ سے حطار اکنامک زون کا رقبہ 1000 ایکڑ مزید بڑھایا جا رہا ہے جس پر 8 ارب 90 کروڑ لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

۵۴۔ چین میں حال ہی میں ہوئے خیبر پختونخوا سرمایہ کاری روڈ شو میں مختلف صنعتی زونز کیلئے 30 ارب روپے کے معاہدوں کیلئے مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کئے گئے ہیں جن میں:

- ☆ 4 ہزار کنال پر مشتمل ریشمی اکنامک زون۔
- ☆ ڈی آئی خان میں 1500 کنال پر محیط درابن اکنامک زون۔
- ☆ کرک و کوہاٹ کے اضلاع میں شہزادی بانڈہ میں 1000 کنال پر مشتمل اکنامک زون۔
- ☆ 78 کنال پر مشتمل مانسہرہ اکنامک زون شامل ہیں۔

۵۵۔ علاوہ ازیں حطار، ریشمی اور ڈی آئی خان کے اکنامک زونز کیلئے گیس سے بجلی پیدا کرنے کے 225 میگاواٹ کے تین پاور یونٹس کیلئے معاہدے کئے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک یونٹ پر 60 ارب روپے کی لاگت آئے گی اور اسی طرح کل 775 میگاواٹ سستی بجلی کارخانوں کیلئے میسر ہو جائے گی۔

جناب سپیکر!

۵۶۔ ماہر اور پیشہ ورانہ افرادی قوت پیدا کرنے کیلئے صوبائی حکومت نے پہلی ٹیکنالوجی یونیورسٹی نوشہرہ میں قائم کی ہے جس میں سول، الیکٹریکل، مکینکل اور الیکٹرانکس کے شعبوں میں کلاسز کا آغاز نومبر 2016 سے ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر!

۵۷۔ صوبے میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لئے KP Board of Investment and Trade کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس نے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کیلئے میگا پراجیکٹس پیش کئے ہیں۔ جن میں سے مالم جبہ میں سکیننگ اور چیئر لفٹ عوام کیلئے کھول دیئے گئے ہیں جب کہ ہوٹل ریزارٹ پر کام تکمیل کے مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر!

۵۸۔ موجودہ حکومت نے، پانی کے شعبے میں جو بہت اہم شعبہ ہے اس کی بھی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس شعبے کیلئے مختص رقم پچھلے چار سالوں میں 4 ارب سے بڑھا کر رواں مالی سال

میں 10 ارب روپے کر دیا ہے۔ اس عرصے میں 5 چھوٹے ڈیم مکمل کئے گئے ہیں جب کہ دیگر 14 ڈیمز پر کام تکمیل کے مختلف مراحل میں ہے۔

جناب سپیکر!

۵۹۔ موجودہ حکومت نے صوبے کے مختلف علاقوں میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے کیلئے مربوط منصوبہ بندی کی ہے اور مختلف مقامات پر بند اور پشتے تعمیر کئے گئے ہیں جن سے اندازاً 5 سے 7 لاکھ ایکڑ اراضی کو سیلاب کے خطرات سے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ نہری نظام کی موثر نگرانی یقینی بنانے کیلئے 100 کلو میٹر کینال پٹرول روڈ کی تعمیر اور مرمت کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

۶۰۔ اس سال مندرجہ ذیل اہداف حاصل کئے گئے:

- ☆ بائزنی ایریگیشن منصوبہ جس کی کل تخمینہ لاگت 3 ارب 40 کروڑ تھی وہ مکمل کیا گیا ہے۔
- ☆ منصوبے سے ضلع مردان اور ملاکنڈ کے 25 ہزار ایکڑ بنجر زمین زیر کاشت آچکی ہے۔
- ☆ چشمہ رائٹ بینک کینال (لفٹ کم گریوٹی) پراجیکٹ ڈی آئی خان کے منصوبہ کو شروع کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے ضلع ڈی آئی خان اور ٹانک کے 2 لاکھ 86 ہزار ایکڑ بارانی اراضی کو مستقل بنیادوں پر آبپاشی کی سہولیات میسر ہوگی۔ اس منصوبہ کی کل تخمینہ لاگت 120 ارب روپے ہے جس کیلئے فنڈز مرکزی اور صوبائی حکومتیں بالترتیب 65 اور 35 فیصد شراکت کی بنیاد پر مہیا کرے گی۔

جناب سپیکر!

۶۱۔ زراعت میں چھوٹے ڈیموں کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس سال بھی 08 زیر تعمیر ڈیموں پر کام کی رفتار کو مزید تیز کیا گیا ہے جن میں گل ڈھیری ڈیم، جلوزی ڈیم، شاہ کلیم ڈیم، نوشہرہ، جانگرہ ڈیم، گدوالیاں ڈیم ہری پور، کینال ڈیم ایبٹ آباد، کنڈل ڈیم صوابی اور ضمیر گل ڈیم کوہاٹ شامل ہیں جن میں سے زیادہ تر تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ ان ڈیموں کی تکمیل سے 20 ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

- ☆ مالی سال 2016-17 میں لتمبر ڈیم کرک اور سٹی کلا ڈیم بنوں پر تعمیراتی کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان ڈیموں کی تکمیل سے 5 ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔
- ☆ مالی سال 2016-17 میں چار چھوٹے ڈیموں کا مطالعاتی جائزہ مکمل ہو چکا ہے جبکہ چار ڈیموں کے مطالعاتی جائزہ پر کام جاری ہے۔
- ☆ دیگر پانچ چھوٹے ڈیم جو رواں مالی سال میں منظور ہوئے پر عملی کام کا آغاز جلد کیا جائے گا جن میں صنم ڈیم دیر لور، ماروبی ڈیم، جاروبہ ڈیم نوشہرہ، چاہرہ ڈیم ہری پور اور بادہ ڈیم صوابی شامل ہیں۔ ان ڈیموں کی تکمیل سے 12 ہزار 500 ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

جناب سپیکر!

- ۶۲۔ ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے 10 ارب روپے کی لاگت سے پیہور ہائی لیول کنال صوابی کا توسیعی منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے 25 ہزار ایکڑ اضافی رقبہ زیر کاشت آجائے گا۔

جناب سپیکر!

- ۶۳۔ باغ ڈھیری فلوار گیشن منصوبہ ضلع سوات جس کی کل لاگت 81 کروڑ روپے ہے اس پر 50 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے منصوبے کی تکمیل سے تحصیل مٹہ ضلع سوات کی 7 ہزار ایکڑ بنجر اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

جناب سپیکر!

- ۶۴۔ حکومت نے غریب کسانوں پر بجلی کا بوجھ کم کرنے کیلئے ضرورت کی بنیاد پر شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب کا منصوبہ شروع کر رکھا ہے جس کی تکمیل سے 18 ہزار ایکڑ بنجر اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

جناب سپیکر!

- ۶۵۔ ضلع بنوں اور لکی مروت کے ایک لاکھ 70 ہزار ایکڑ زرعی زمین کو آبپاشی کی سہولت بہم پہنچانے کیلئے باران ڈیم ضلع بنوں کی استعداد میں اضافے کا منصوبہ جس کا کل تخمینہ 5 ارب روپے ہے پر عملی کام کا آغاز کیا جائے گا۔

۶۶۔ ضلع مانسہرہ کے عوام کے کئی سالوں کے مطالبے کو مد نظر رکھتے ہوئے 2 ارب 80 کروڑ کی لاگت سے سرن رائٹ بینک کنال منصوبے کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے 12 ہزار ایکڑ اراضی زیر کاشت آجائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۷۔ موجودہ حکومت نے دہشت گردی سے متاثرہ خیبر پختونخوا کے عوام کو محکمہ کھیل و ثقافت کے ذریعے تفریح کے کئی مواقع فراہم کئے تاکہ ناصر ف ملکی بلکہ غیر ملکی سطح پر بھی خیبر پختونخوا کا تشخص بہتر ہو۔

۶۸۔ اس سلسلے میں موجودہ حکومت نے گزشتہ چار سالوں کے دوران مندرجہ ذیل اہم سنگ میل عبور کئے۔

- ☆ صوبے کی تاریخ کی سب سے پہلی ٹورازم پالیسی کا اجراء۔
- ☆ ایڈونچر ٹورازم کو فروغ اور دیگر سیاحتی مقامات پر رش کم کرنے کیلئے 9 جگہوں پر بین الاقوامی معیار کے جدید خیمے لگانے کا منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس میں سے 4 مکمل ہو چکے ہیں۔
- ☆ صوبے کے بہتر تشخص کو اجاگر کرنے کیلئے ہر ضلع میں مجموعی طور پر 29 پروگرامز کا انعقاد کرایا گیا ہے جن میں موٹر سائیکل ریلی، جیپ ریلی، خواتین و مردوں کے لئے الگ الگ پیرا گلائڈنگ ایونٹ اور ونٹیج کلاسک کار ریلی، سفاری ٹرین، کشتی رانی، ڈی آئی خان فیملی فیسٹول اور ہنرمند اور فوڈ فیسٹیول حیات آباد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔
- ☆ ڈائریکٹوریٹ آف ٹورسٹ سروسز کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت ٹریول ایجنٹس، گائیڈز، ہوٹل اینڈ ریسٹورانٹس کے معاملات ریگولیٹ کئے جاتے ہیں۔
- ☆ موجودہ حکومت کے اقتدار سنبھالنے کے وقت صوبے میں کھیلوں کی کل تعداد 114 سہولیات تھیں جس میں سے چار سال کی قلیل مدت میں مزید 115 مختلف سہولیات کا اضافہ کیا گیا ہے جبکہ 36 پہلے سے موجود سہولیات کی تعمیر و بحالی کی گئی جن میں مختلف اسٹیڈیم اور گراؤنڈز وغیرہ شامل ہیں۔

- ☆ انڈر 23 گیمز میں وبلج کونسل سے لیکر صوبائی سطح تک پہلی مرتبہ تقریباً 8 ہزار 500 کھلاڑیوں بشمول خواتین نے 20 مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔
- ☆ چار سہ سپورٹس کمپلیکس، حیات آباد سپورٹس کمپلیکس، مردان آسٹریٹ جیسے بڑے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔
- ☆ اس حکومت کے آغاز میں پورے صوبے میں صرف ایک باکسنگ رنگ تھا اور اب ہر ڈویژن میں ایک ایک باکسنگ رنگ موجود ہے۔
- ☆ آثار قدیمہ ایکٹ 2015 کا اجراء کیا گیا تاکہ آثار قدیمہ کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد حکومت کا ایک اہم کارنامہ 15 اہم آثار قدیمہ کے مقامات کے تحفظ کیلئے اقدامات ہیں۔
- ☆ اسی طرح بین الاقوامی سیاحت کے فروغ کے سلسلے میں تخت بھائی اور سوات میں واقع بدھ مت کے آثار قدیمہ مقامات میں واقع عبادت گاہوں میں بین الاقوامی زائرین کی آمد ممکن ہوئی۔
- ☆ پشاور والڈسٹی پراجیکٹ عملی طور پر شروع ہو چکا ہے۔
- ☆ صوبے کی تاریخ کی پہلی یوتھ پالیسی کا اجراء کیا گیا جس کے تحت یوتھ ڈویلپمنٹ کمیشن اور یوتھ ڈائریکٹریٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

جناب سپیکر!

- ۶۹۔ صوبائی حکومت معاشرے کے خصوصی افراد، غریب و نادار اور نشے کے عادی افراد کو قومی دھارے میں لانے اور مفید شہری بنانے کیلئے کوشاں ہے گزشتہ مالی سال میں اس شعبہ کیلئے 26 سکیموں کی مد میں تقریباً 34 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں مندرجہ ذیل سکیمیں پایا تکمیل تک پہنچیں:
- ☆ پشاور میں دارالکفالہ اور نشے کے عادی افراد کی بحالی کے مرکز کا قیام۔
- ☆ ضلع بونیر میں فلاجی مرکز کا قیام۔
- ☆ ضلع ہری پور میں خصوصی بچوں کی تعلیم کیلئے ادارے کا قیام۔

☆ دیروڑ میں گونگے اور بہرے بچوں کے سکول کی اپ گریڈیشن کیلئے زمین کی خریداری۔

جناب سپیکر!

۷۰۔ اس کے علاوہ پشاور میں "زمونبر کور" کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں بے آسرا اور نادار بچوں کو رکھا جائے گا جن کی کفالت اس ادارے کی ذریعے کی جائے گی حکومت نے اس ادارے کو 216 سرکاری فلیٹس مہیا کئے۔ اس وقت "زمونبر کور" میں 128 بچے رہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۱۔ موجودہ حکومت نے مستحقین زکوٰۃ کی نشاندہی اور ان تک زکوٰۃ کی منصفانہ تقسیم کو ایک اہم فریضہ جانا۔ حکومت نے اپنے چار سالہ دور میں ساڑھے چار لاکھ مستحقین میں مختلف مدات میں زکوٰۃ فنڈ تقسیم کیا جن میں گزارہ الاؤنس اور جہیز گرانٹ کی مد میں بالترتیب ایک ارب 42 کروڑ اور 27 کروڑ، تعلیمی وظائف، دینی مدارس اور فنی تعلیم کی مد میں مجموعی طور پر 48 کروڑ اور صحت کی مد میں مجموعی طور پر 19 کروڑ روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۷۲۔ موجودہ حکومت نے زراعت کی اہمیت کا اندازہ کرتے ہوئے ترقیاتی بجٹ پچھلے 4 سال میں 200 فیصد بڑھا دیا ہے۔ موجودہ حکومت کا ایک اور اہم اقدام 10 سالہ ایگریکلچر پالیسی 2015 کا اجراء ہے۔ جس سے زراعت کے شعبے کو بہت ہی زیادہ تقویت ملے گی۔

جناب سپیکر!

۷۳۔ موجودہ حکومت نے زراعت کے شعبے میں قانون سازی کے ذریعے بھی کئی اہم اقدامات کئے جن میں مندرجہ ذیل قوانین شامل ہیں۔

☆ Khyber Pkhtunkhwa Farms Services Center Act 2014.

☆ Khyber Pakhtunkhwa Pesticides Act 2014.

☆ Khyber Pakhtunkhwa Seed Act 2014.

جناب سپیکر!



۷۴۔ حکومت نے زراعت کے شعبے میں مندرج ذیل اہداف حاصل کئے:

- ☆ 12 ہزار ایکڑ پر پھلوں کے باغات لگائے ہیں۔
- ☆ 3 لاکھ 80 ہزار زیتون کے پودے جات پیداوار تقسیم کئے گئے ہیں۔
- ☆ 45 ہزار زمینداروں کی تربیت بھی کی گئی۔
- ☆ 34 ہزار 553 میٹرک ٹن تصدیق شدہ گندم کا بیج تقسیم کیا گیا ہے۔
- ☆ 38 ہزار ایکڑ زمین ہموار کی گئی ہے۔
- ☆ 476 زرعی ٹیوب ویلوں پر شمسی آلات کی تنصیب۔
- ☆ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے سرد تالابوں کے 150 نئے مچھلی فارمز بنائے گئے۔
- ☆ 205 شفاء خانہ حیوانات کی تعمیر اور مرمت کی گئی ہے۔
- ☆ 62 لاکھ جانوروں کی Vaccination اور ڈھائی لاکھ جانوروں کی مصنوعی نسل کشی کی گئی۔

جناب سپیکر!

۷۵۔ محکمہ اطلاعات حکومت اور عوام کے مابین پل کا کردار ادا کرتا ہے تاکہ صوبے میں بہتر طرز حکمرانی کو فروغ دیا جاسکے محکمہ اطلاعات میں 2 کروڑ 81 لاکھ کی لاگت سے میڈیا کے جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام سہولیات سے آراستہ ایک جدید پریس بریفنگ سٹوڈیو کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ مالی سال 2016-17 کے دوران یہ منصوبہ خیبر پختونخوا گورنمنٹ پروگرام کے مالی تعاون سے پایا تکمیل تک پہنچا۔ یہ سٹوڈیو پریس کانفرنسوں، میڈیا بریفنگز اور آن لائن کھلی کچسریوں وغیرہ کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ حکومتی تشہیر کو موثر بنانے اور ملازمین کی ترقی یقینی بنانے کیلئے یکم جولائی 2016 سے دیگر صوبوں کی طرز پر ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن کو ڈائریکٹوریٹ جنرل انفارمیشن کا درجہ دیا گیا۔ علاوہ ازیں خیبر پختونخوا نے پشاور اور مردان میں دو ایف ایم چینلز قائم کئے جبکہ ایبٹ آباد، کوہاٹ اور سوات میں تین مزید ایف ایم ریڈیو چینلز مکمل ہو چکے ہیں جن کا عنقریب افتتاح کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۶۔ محکمہ مال کے کمپیوٹرائزیشن آف لینڈ ریکارڈ سسٹم اپنے ابتدائی مرحلے میں 2 تحصیلوں میں کام شروع کر چکا ہے جس میں پشاور کے 4 میں سے ایک اور مردان کے 3 میں سے ایک سروس ڈیلیوری سنٹر شامل ہے جنہوں نے عوام کو خدمات فراہم کرنا شروع کر دی ہیں۔ باقی ضلعوں میں بھی Phase-1 پر کام تیزی سے جاری ہے اور 2018 تک مکمل ہو جائے گا۔ اور دیگر 12 ضلعوں میں بھی کمپیوٹرائزیشن Phase-II کے منصوبے پر کام جاری ہے اور 2020 کو پایا تکمیل تک پہنچ جائے گا انشاء اللہ۔ اس سال مزید دو منصوبے پراونشل ریونیو اکیڈمی اور 100 پٹوار خانے بھی تکمیل تک پہنچ جائینگے۔

جناب سپیکر!

۷۷۔ ہمارا انتخابی نعرہ تھا کہ کرپشن کو صوبے سے ختم کریں گے، شفافیت کو یقینی بنائیں گے اور لوگوں کی فلاح کیلئے ہر ممکن اقدامات کریں گے اپنے انتخابی نعرے کے حصول کیلئے جب ہم نے کام شروع کیا تو قانون کے اندر کئی سقم موجود پائے ان قانونی پیچیدگیوں کو دور کرنے کیلئے ہم نے مثالی قانون سازی کی۔ جن میں سے چند قابل ذکر قوانین درجہ ذیل ہیں:

- ☆ معلومات تک رسائی کا قانون۔
- ☆ خدمات کے حصول کا قانون۔
- ☆ پولیس ایکٹ۔
- ☆ منزل سیکٹر گورننس ایکٹ۔
- ☆ مفت اور لازمی بنیادی و ثانوی تعلیم کا قانون۔
- ☆ کمیشن آن سٹیٹس آف ووٹین ایکٹ۔
- ☆ شہری آمدورفت کا قانون۔
- ☆ اکنامک زونز ایکٹ۔
- ☆ نجی سود کے خاتمے کا قانون۔
- ☆ وسل بلور پروٹیکشن اینڈ ریگولیشن ایکٹ۔

☆ -Conflict of Interest Act

☆ احتساب ایکٹ۔

☆ لوکل گورنمنٹ ایکٹ۔

جناب سپیکر!

۷۸۔ موجودہ حکومت کے وژن کے مطابق محکمہ سائنس و ٹیکنالوجی افرادی قوت کی استعداد کار بڑھانے پر گامزن ہے اس ضمن میں پچھلے چار سالوں میں تقریباً 5 ہزار نوجوانان اور سرکاری ملازمین کو مختلف ابتدائی نوعیت اور پروفیشنل لیول کی IT سے متعلق ٹریننگ مہیا کی جا چکی ہیں۔ اس ضمن میں انتہائی اہم اقدام خواتین کیلئے Information & Communication Technology تربیت کا ہے جس کا مقصد نہ صرف ان کو کمپیوٹر کی تعلیم سے ہم آہنگ کرنا ہے بلکہ ان کو یہ موقع بھی فراہم کرنا ہے کہ وہ اس تربیت کو اپنی عملی زندگی میں استعمال کر کے اپنے مستقبل کو سنوار سکیں۔ اس پروگرام کی افادیت اور خواتین کارجان دیکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے اس پروگرام کا دائرہ کار پورے صوبے میں پھیلانے کا فیصلہ کیا ہے اس ضمن میں 8 کروڑ روپے آئندہ مالی سال کیلئے مختص کئے ہیں۔ اس سلسلے کے دیگر پروگراموں میں CISCON ٹریننگ اکیڈمی اور Early Age Program شامل ہیں جس کے تحت 6 ہزار 500 طلباء اور پروفیشنلز کو ٹریننگ مہیا کی گئی ہے۔

جناب سپیکر!

۷۹۔ حکومت صوبے کے نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں کوشاں ہیں اس سلسلے میں مختلف پروگرام خیبر پختونخوا آئی ٹی بورڈ کے زیر انتظام شروع کئے گئے ہیں اور ان میں Youth Durshell, Employment Program اور آئی ٹی پارک کا قیام شامل ہیں جس میں 4 ہزار ہنرمندوں کو روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف آئی ٹی کمپنیز کو یونیٹیٹیٹیز اور کرائے کی مد میں سبسڈی بھی فراہم کی جا رہی ہے تاکہ وہ بہتر طریقے سے اپنے کاروبار چلا سکیں۔

جناب سپیکر!

۸۰۔ آئی ٹی بورڈ کے تحت Digital Youth Event اس حکومت کا ایک اور اہم اقدام ہے جس میں ملکی وغیر ملکی سپیکرز کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے تجربے سے نوجوانوں کو آگاہ کر سکیں۔ حکومت صرف آئی ٹی پر ہی توجہ مرکوز نہیں کر رہی بلکہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترویج کیلئے بھی کوشاں ہے۔ اس ضمن میں مختلف منصوبوں کے تحت اساتذہ اور طلبہ کو جدید سائنس و ٹیکنالوجی کے ٹریننگ دی گئی ہے جس کے نتیجے میں خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے 12 طلباء کے گروپ نے بو سٹن امریکہ میں سائنس کے مقابلے میں کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔

جناب سپیکر!

۸۱۔ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ قومی ترقی میں ایک انتہائی اہم عنصر ہے اور حکومت اس کی افادیت پوری طرح باخبر ہے۔ اس ضمن میں حکومت مختلف یونیورسٹیوں کو فنڈ میا کر رہی ہیں تاکہ وہاں ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس سلسلے میں خیبر میڈیکل یونیورسٹی میں Molecular Biology Laboratory کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ صوبائی میں Incubation Center کا قیام بھی اسی سلسلے ایک اہم کڑی ہے جس میں صوبہ بھر کے طلباء کو اپنے اپنے اسپڈیاژ کو عملی جامہ پہنانے کے مواقع میسر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۲۔ حکومت جہاں Capacity building اور ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ کے منصوبوں پر توجہ دے رہی ہیں وہاں ساتھ ہی ساتھ گڈ گورننس اور حکومتی امور میں شفافیت لانے پر بھی زور دیا جا رہا ہے اس سلسلے میں ڈیپارٹمنٹ نے مختلف پراجیکٹس شروع کئے ہوئے ہیں جس کے تحت سرکاری محکموں کے کمپیوٹرائزیشن کی جارہی ہیں جن میں خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن، محکمہ جیل خانہ جات، اسلحہ لائسنس اور ٹریفک کنٹرول سسٹم شامل ہیں۔ اس عمل سے جہاں محکموں کے کام کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے وہیں پر سرکاری امور کی بجآوری میں شفافیت کے عنصر کو بھی اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے ان اداروں پر عوام کا اعتماد بڑھ رہا ہے۔

جناب سپیکر!

- ۸۳۔ صوبائی حکومت کا یہ عزم ہے کہ صوبے کے عوام کو بہترین، شہری بین الضلّاعی اور بین الصوبائی سفری سہولیات میسر ہوں۔ حکومت نے اپنے دور میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں مندرجہ ذیل اہم اقدامات کئے ہیں۔
- ☆ روٹ پر مٹ سسٹم، وہیکل فنٹنس سرٹیفیکیٹ کے نظام کی کمپیوٹرائزیشن کی، جس سے نہ صرف عوام کو فائدہ ہوا بلکہ محاصل میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا۔
  - ☆ باعزت روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے آٹھ ہزار سے زائد ماحول دوست رکشوں کو روٹ پر مٹس جاری کئے گئے ہیں۔
  - ☆ گرہٹر پشاور سرکل ریلوے پراجیکٹ پر چائنہ کی کمپنی کے ساتھ مفاہمتی یادداشت دستخط کی گئی ہے جس کی فیروز بلٹی سٹڈی مکمل ہو چکی ہیں اور اگلے مرحلے میں انجینئرنگ ڈیزائن پر کام ہوگا، اس منصوبے سے درگئی، پشاور، نوشہرہ، چارسدہ، مردان اور صوبائی کے عوام کو سفری سہولیات مہیا ہو جائیں گی ان شاء اللہ۔
  - ☆ پشاور میں جدید بس ریپڈ ٹرانزٹ کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے یہ منصوبہ آٹھ ماہ کے قلیل مدت میں مکمل کیا جائے گا اور اس پر 53 ارب روپے کی خطیر رقم خرچ ہوگی جس سے عوام کو تیز رفتار اور آرام دہ سفری سہولت یقینی ہو جائے گی۔ اس منصوبے کے تحت چمکنی سے حیات آباد تک 30 کلومیٹر ٹریک تین مرحلوں میں تعمیر ہوگا پہلا سیکشن چمکنی سے قلعہ بالا حصار دوسرا سیکشن امن چوک اور تیسرا حیات آباد تک ہوگا منصوبے میں 380 ایئر کنڈیشنڈ بسیں شامل ہیں۔
  - ☆ خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ ایکٹ 2016 کا اجراء کیا گیا ہے جس کے تحت اربن موٹیلٹی اتھارٹی قائم کی گئی ہیں جس بس ریپڈ ٹرانزٹ (بی آر ٹی) کے منصوبے کے معاملات دیکھے گی۔

جناب سپیکر!

- ۸۴۔ صوبائی حکومت محکمہ امداد و بحالی اور آباد کاری کے استعداد میں خاطر خواہ اضافہ کر رہی ہے رواں مالی سال کے دوران پی ڈی ایم اے نے کشتیاں اور دیگر اشیاء خریدنے کے علاوہ صوبائی ایمر جنسی آپریشن سنٹر کو بھی

وسعت دی ہے 2 کروڑ 82 لاکھ روپے کی مجموعی رقم اموات، زخمیوں اور متاثرہ خاندانوں گھروں کی مد میں کو دی گئی ہے مزید براں 1122 ریلیکیو سروس کا دائرہ کار ڈیرہ اسماعیل خان، ایبٹ آباد، سوات اور نوشہرہ تک بڑھا دیا گیا ہے جبکہ بنوں، کوہاٹ، صوابی، دیر لور، دیر اپر، چارسدہ، چترال، ہری پور، مانسہرہ، کرک اور ٹانک میں بھی جلد ہی 1122 کی سروس کام شروع کر دے گی۔

جناب سپیکر!

۸۵۔ صوبائی خود مختاری کے تحت صوبے کے اپنے محاصل میں اضافہ صوبائی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہیں معزز ایوان کے سامنے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ موجودہ حکومت کی خاص توجہ کے باعث پچھلے چار سالوں میں صوبے کو اپنے مجموعی محاصل 89 ارب 20 کروڑ روپے تک جا پہنچے جبکہ سابقہ حکومت اپنے پانچ سالہ دور میں صرف 33 ارب 40 کروڑ تک وصول کر سکی جس سے ہمارے چار سالہ محاصلات %167 زیادہ ہیں موجودہ حکومت کا اہم اقدام خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کا قیام ہے ٹیکس کے دائرہ کار میں توسیع لانے کیلئے سروسز کے شعبے میں رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان کے تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جس سے سروس کی مد میں محصولات جو کہ 2012-13 میں 4 ارب 20 کروڑ تھے سے بڑھ کر 10 ارب ہو چکے ہیں۔ محصولات میں مزید بہتری لانے اور ٹیکس دہندگان کی سہولیات کیلئے Tax facilitation centre کی تعداد میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۸۶۔ ہمارا صوبہ تمام جانے پہچانے اور قیمتی معدنی ذخائر سے مالا مال ہے، جدید ٹیکنالوجی اور علوم کو بروئے کار لاکر ان معدنیات کی دریافت، پیداوار، مارکیٹنگ اور استعمال کے بارے میں منصوبہ جات پر کام جاری ہے۔

۸۷۔ حکومت نے فرسودہ قوانین میں موزوں ترامیم کے ذریعے معدنیات کے شعبہ میں نمایاں اصلاحات کی ہیں اس سلسلے میں اٹھائے گئے اقدامات میں لائسنس کا آن لائن مینجمنٹ سسٹم متعلقہ سافٹ ویئر اپڈیٹیشن کا استعمال اور تنازعات کا خوش اسلوبی سے حل کرنا شامل ہیں۔ مزید برآں ایک مکمل Mining Cadastral System کے قیام پر بھی کام ہو رہا ہے۔ ڈائریکٹریٹ جنرل مائننگ اینڈ منرل میں Monitoring & Evaluation System کے تحت غیر قانونی معدنی کھدائی، پیداوار کو صحیح رپورٹنگ، موجودہ نظام

میں خامیوں پر قابو پا کر شفافیت، قانون کی حکمرانی اور علاقائی سطح پر انصاف کی فراہمی یقینی بنایا جاسکے جو کہ پچھلے سال کے برعکس کافی زیادہ ہیں۔

۸۸۔ حکومت صوبے میں موجودہ معدنی ذخائر کے ذریعے صوبائی محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کر رہی ہے۔ امسال صوبائی خزانے میں معدنیات کے شعبے میں ایک ارب 74 کروڑ روپے کے محاصل جمع کئے گئے (تالیاں)

جناب سپیکر!

۸۹۔ اب میں معمر زایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2017-18 کے بجٹ کا جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔  
۹۰۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والی کل محاصل کا تخمینہ 603 ارب روپے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام بھی 603 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

- ۹۱۔ آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل کچھ یوں ہے:
- ☆ وفاق قابل تقسیم محاصل میں سے 326 ارب روپے ملنے کا امکان ہے جو کہ رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت گیارہ فیصد زیادہ ہے۔
  - ☆ بد امنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 39 ارب، 17 کروڑ، 13 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو کہ رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت گیارہ فیصد زیادہ ہے۔
  - ☆ صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار اور رائلٹی کی مد میں 24 ارب، 68 کروڑ 22 لاکھ روپے دستیاب ہو سکیں گے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 43 فیصد زیادہ ہے۔
  - ☆ بجلی کے خالص منافع کی مد میں 20 ارب 78 کروڑ 50 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔
  - ☆ خالص منافع کے بقایا جات کی مد میں 15 ارب روپے وفاقی حکومت فراہم کرے گی۔

☆ صوبے کے اپنے ٹیکس اور نان ٹیکس محاصل سے 45 ارب 21 کروڑ 50 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہیں جن میں سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 13 ارب 65 کروڑ 30 لاکھ روپے اور صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 3 ارب 63 کروڑ روپے بھی شامل ہیں۔

☆ اضافی اخراجات کیلئے گزشتہ سالوں کے بچت شدہ رقومات میں سے 24 ارب 89 کروڑ 55 لاکھ روپے فراہمی کی تجویز ہے۔

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مختلف منصوبوں پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے 10 ارب روپے کا قرضہ لیا جائے گا۔

☆ پن بجلی گھروں کی فنانسنگ کیلئے ہائیڈل ڈیولپمنٹ فنڈ سے 15 ارب روپے مہیا ہونگے۔

☆ اسی طرح Foreign Project Assistance کی مد میں 82 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

۹۲۔ آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 603 ارب روپے ہیں جس میں 395 ارب روپے اخراجات جاریہ کیلئے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں رکھی گئی رقوم کی نسبت تقریباً 15 فیصد زیادہ ہے چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہیں:

☆ تعلیم کیلئے 127 ارب 91 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن میں سے 115 ارب 92 کروڑ ابتدائی و ثانوی تعلیم کیلئے اور 11 ارب 99 کروڑ روپے اعلیٰ تعلیم کیلئے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 18 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صحت کیلئے 49 ارب 27 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 31 فیصد زیادہ ہے۔

☆ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کیلئے ایک ارب، 85 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً سات فیصد زیادہ ہے۔



- ☆ پولیس کیلئے تقریباً 39 ارب 73 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 21 فیصد زیادہ ہے۔
- ☆ آبپاشی کیلئے 3 ارب، 76 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 10 فیصد زیادہ ہے۔
- ☆ فنی تعلیم اور افرادی تربیت کیلئے 2 ارب 25 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 14 فیصد زیادہ ہیں۔
- ☆ کھیل و ثقافت و سیاحت کیلئے 72 کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کی گئی ہے جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہے۔
- ☆ زراعت کیلئے 4 ارب، 35 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 14 فیصد زیادہ ہے۔
- ☆ ماحولیات و جنگلات کیلئے 2 ارب، 37 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 19 فیصد زیادہ ہے۔
- ☆ مواصلات و تعمیرات کے شعبے میں سڑکوں، شاہراہوں، پلوں اور سرکاری مکانات کی بحالی اور مرمت کیلئے 6 ارب 61 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- ☆ پنشن کیلئے 53 ارب، روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 30 فیصد زیادہ ہیں۔
- ☆ گندم پر سبسڈی کیلئے پچھلے سال کی طرح اس سال بھی 2 ارب 90 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- ☆ قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کیلئے 8 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
- ☆ بیرونی اور اندرونی قرضوں کی واپسی اور سرکاری ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ اور موٹر سائیکل کا ایڈوانسز کیلئے 7 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۳۔ ہماری حکومت نے مالیاتی نظم و ضبط کو موثر بنانے کے لئے رواں مالی سال کی طرح اگلے مالی سال کے بجٹ کو بھی تین حصوں، فلاحی ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔  
جناب سپیکر!

۹۴۔ آئندہ مالی سال کے جاریہ بجٹ 366 ارب 27 کروڑ روپے فلاحی بجٹ کے لئے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 56 فیصد اور اس طرح یہ رقم رواں مالی سال کے مقابلے میں 14 فیصد زیادہ ہے۔  
۹۵۔ اسی طرح انتظامی بجٹ کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 58 ارب 73 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا 10 فیصد اور رواں مالی سال کی نسبت 18 فیصد زیادہ ہے۔  
۹۶۔ ترقیاتی بجٹ کے لئے آئندہ مالی 208 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جو کل بجٹ کا تقریباً 34 فیصد بنتا ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 29 فیصد زیادہ ہے۔

۹۷۔ ہمارے صوبے کے اپنے محصولات انتہائی کم ہیں جن میں اضافہ ناگزیر ہے، لیکن حکومت کو یہ بھی احساس ہے کہ عوام پر نیا ٹیکس لگا کر مزید بوجھ نہیں ڈالا جاسکتا اس لئے محض ٹیکسوں کی موجودہ شرح میں منصفانہ اضافہ اور ضروری رد و بدل تجویز کیا گیا ہے۔ جس کی تفصیل یوں ہے:

☆ یو آئی پی ٹیکس کی مد میں پانچ مرلہ مکان پر ٹیکس کی چھوٹ کو برقرار رکھا گیا ہے جبکہ پانچ مرلہ کے وہ مکانات جو ذاتی رہائش کے علاوہ ہیں اور اس سے اوپر درجے والے رہائشی مکانات کے ٹیکس ریٹس میں مناسب اضافے کی تجویز ہے۔  
☆ پروفیشنل ٹیکس شیڈول 2014 میں ترمیم کی گئی تھی۔ اور اب اس میں چند نئی کیٹیگریز شامل کرنے کے علاوہ موجودہ کچھ کیٹیگریز کے ٹیکس ریٹس میں مناسب اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔

☆ سیلز ٹیکس کے شیڈول اول میں خدمات کا تعین ہے اس شیڈول میں بھی ایک نئی سروس (Ride Hailing Service) کو شامل کرنے کی تجویز ہے۔

☆ ٹرانسپورٹ کی مد میں سٹیج کیرج روٹ پر مٹ، گڈز فار فارورڈ ایجنسی، ہاڈی بلڈنگ لائسنس فیس اور فٹنس فیس وغیرہ میں مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔

☆ نان ٹیکس کی مد میں محکمہ ٹورازم کے زیر سایہ ریسٹورنٹ اور ہوٹل کی رجسٹریشن اور لائسنس فیسوں میں بھی رد و بدل کی تجویز ہے۔  
جناب سپیکر!

۹۸۔ اب میں آپ کی اجازت سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2017-18 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔  
ترقیاتی پروگرام 2017-18 کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں۔  
جناب سپیکر!

۹۹۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 208 ارب روپے ہے، جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔ اس میں 82 ارب بیرونی امداد بھی شامل ہے۔  
☆ آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 126 ارب روپے پر محیط ہے۔  
☆ صوبائی پروگرام 1632 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں سے 1182 جاری اور 450 نئے منصوبے شامل ہیں۔

☆ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کے لئے مختص کیں ہیں تاکہ ان کی فوری تکمیل سے عوام الناس کو فائدہ پہنچے گا۔  
جناب سپیکر!

۱۰۰۔ میں معزز ایوان کی توسط سے تمام دوست ممالک برطانیہ، جاپان، یورپی یونین، امریکہ، جرمنی سوئٹزرلینڈ، آسٹریلیا اور عالمی برادری بشمول اقوام متحدہ، عالمی بینک، یو ایس ایڈ اور ایشیائی ترقیاتی بینک کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے صوبے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور امید رکھتا ہوں کہ ان اداروں کا تعاون مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔  
جناب سپیکر!

۱۰۱۔ صوبائی حکومت بہتر تعلیم مہیا کرنے میں کوشاں ہے تاکہ صوبے کی بہتر معاشرتی اور اقتصادی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ ہو سکے۔ صوبائی حکومت صوبہ بھر میں پرائمری، مڈل، ہائی سکول کا قیام ان کے اپ گریڈیشن اور موجودہ سکولوں میں ضروری مرمت اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بھی یقینی بنائے گی۔ صوبے میں یکساں نصاب تعلیم کو مزید وسعت دی جائے گی۔

۱۰۲۔ اس کے علاوہ سکولوں میں ضرورت کے تحت فرنیچر، لیبارٹریوں کا سامان اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ مستحق اور ذہین طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے اور اساتذہ کے استعداد کار بڑھانے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں سرکاری کالجوں میں اضافی کمروں کی تعمیر، پانی کی فراہمی، امتحانی کمروں کی تعمیر، فرنیچر کمپیوٹر لائبریری اور کتب مشینری اور لیبارٹری کے آلات کے علاوہ پہلے سے موجود کالجوں میں شمسی توانائی سے چلنے والے آلات کو نصب کرنا۔ صوبے میں سرکاری کالجوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنا، سرکاری کالجوں کو سیکورٹی کی فراہمی کو ممکن بنانا، چار دیواری کی تعمیر اساتذہ کو مختلف شعبوں میں لازمی تربیت کی فراہمی، کھیل کے میدانوں کو کالج کونسل کے ذریعے بجالی جیسے منصوبے شامل کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۰۳۔ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں میں کے لئے مالی سال 18-2017 میں 14 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ کل 77 منصوبوں پر خرچ ہوں گے۔ ان میں سے 60 جاری منصوبوں کے لئے 12 ارب، 65 کروڑ روپے جبکہ 17 نئے منصوبوں کے لئے ایک ارب 35 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبہ کے اہم اہداف درج ذیل ہے:

- ☆ 100 مکتب مسجدوں کو پرائمری سکولوں میں تبدیل کیا جائے گا۔
- ☆ صوبہ بھر میں ضرورت کی بنیاد پر طلباء اور طالبات کے لئے 410 نئے پرائمری سکولز قائم کئے جائیں گے۔
- ☆ صوبے کے مختلف اضلاع کرک، ہری پور، چارسدہ، ہنگو اور بنگرام میں ماڈل کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

- ☆ 14 ہزار نئے اساتذہ کے تعیناتی کو ممکن بنایا جائے گا۔
- ☆ سکول نہ جانے والے بچوں کے بارے میں گھر گھر سروے کیا جائے گا۔
- ☆ ایسی خواتین ٹیچرز جو دور دراز علاقوں میں ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں۔ ان کو خصوصی الاؤنس دیا جائے گا، جبکہ بہتر کارکردگی کی بنیاد پر اساتذہ، ہیڈ ماسٹرز اور پرنسپل کو بھی خصوصی انعامات سے نوازا جائے گا۔
- ☆ صوبے کی سطح پر طلباء اور طالبات کے لئے 100 پرائمری سے مڈل سکول تک 100 مڈل سے ہائی تک جبکہ 100 ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول تک کا درجہ دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۴۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کے لئے مالی سال 18-2017 میں 6 ارب 32 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کل 65 منصوبوں پر خرچ ہوں گے۔ ان میں 38 جاری منصوبوں کے لئے 3 ارب 99 کروڑ 66 لاکھ روپے جبکہ 27 نئے منصوبوں کے لئے 2 ارب 32 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ شعبہ اعلیٰ تعلیم کے اہم اہداف درج ذیل ہے:

- ☆ ڈائریکٹوریٹ آف آرکائیوز میں سیمینار ہال کی درجہ بندی کی جائے گی۔
- ☆ صوبے کی سطح پر پہلے سے موجودہ عوامی لائبریریوں کی تعمیر اور مرمت کی جائے گی۔
- ☆ صوبہ کی سطح پر مزید 62 کالجوں میں چار سالہ بی ایس پروگرام جبکہ چار سالہ Teacher Engagement Program کے استعداد بڑھائی جائے گی۔
- ☆ ایم فل اور پی ایچ ڈی پروگرام کالجوں کے لیکچرز جو کہ زیر تعلیم ہے، کیلئے فیکلٹی ڈیولپمنٹ سپورٹ پروگرام کا اجراء کیا جائے گا۔ جبکہ صوبے کے مختلف کالجوں کے لیکچرز کو تربیت بھی دی جائے گی۔
- ☆ ضرورت کی بنیاد پر صوبے میں 10 نئے سرکاری کالجز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ پاک۔ اسٹریا کے تعاون سے صوبہ خیبر پختونخوا میں 8 ارب 20 کروڑ کی لاگت سے اپنی نوعیت کے پہلے فحاشولے ( سائنس اور ٹیکنالوجی ادارے ) کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔

☆ صوبائی حکومت نئی سرکاری اور غیر سرکاری یونیورسٹیوں کے کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے کوالٹی اشورنس سیل کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۵۔ صوبائی حکومت لوگوں کو بہتر اور معیاری صحت کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے ہمیشہ سے پر عزم ہے۔ صوبائی حکومت نے صحت کے شعبے میں ایسے اقدامات شامل کئے ہیں جن کے ذریعے زچہ و بچہ کی صحت بنیادی صحت بہتری ہیپٹائٹس ملیریا اور ڈینگی جیسے بچاؤ کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچوں اور ماؤں کے شرح اموات کم کرنے کے لئے علاوہ کینسر یرقان اور ٹی بی کے مریضوں کو بھی مفت علاج کی سہولت فراہم ہو سکے۔ اس کے علاوہ تحفیف غربت پروگرام کے تحت صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں حادثات اتفاقیہ اور ادویات کے فراہمی کو ممکن بنایا جائے گا۔ علاوہ ازیں ہیپٹائٹس ایچ آئی وی اور تھیلیسیا کے کنٹرول کے لئے مربوط حکمت عملی شروع کی گئی ہے۔ جس کے تحت سکریٹنگ ٹسٹ کی سہولیات ضلعی سطح کے ساتھ ساتھ ڈویژنل سطح پر بھی فراہم کی جائیں گی۔

۱۰۶۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 کے تحت صحت کے شعبے میں 101 منصوبوں کیلئے 12 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں 75 جاری منصوبوں کے 9 ارب 96 کروڑ روپے جبکہ 26 نئے منصوبوں کے لئے 2 ارب 4 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبہ کے اہداف درج ذیل ہے:

☆ ہیپٹائٹس سنٹر نشتر آباد، حیات آباد میڈیکل کیمپلکس، PGMI اتفاقیہ حادثاتی بلاک خیبر ٹیچنگ ہسپتال گردوں کے امراض کے لئے انسٹیٹیوٹ حیات آباد، لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں اضافی وارڈ کی تعمیر جبکہ ضلع سوات میں سیدو گروپ آف ہسپتال کی نئی تعمیر کردہ عمارت کیلئے آلات خریدے جائیں گے۔

- ☆ صوابی اور سوات میں بنیادی صحت کے مراکز کو دیہی صحت کے مراکز میں تبدیل کیا جائے گا۔
- ☆ 47 ہزار ٹی بی کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔
- ☆ اس سال 1300 سرطان کے مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا جائے گا۔
- ☆ 3900 نئے لیڈی ہیلتھ ورکرز، 181 (ای پی آئی) EPI ٹیکنیشن اور نیوٹریشن پروگرام کے تحت مزید 78 نرسوں کو بھی بھرتی کیا جائے گا۔
- ☆ ای پی آئی ٹیکنیشن کو 1500 نئے موٹر سائیکل فراہم کئے جائیں گے۔
- ☆ ضلعی ہسپتال کو ہستان اور دیہی مرکز صحت شیوہ صوابی میں کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۷۔ صوبہ خیبر پختون خوا میں شعبہ سماجی بہبود خصوصی تعلیم و تربیت ترقی و خواتین کے ذریعے معاشرے کے غریب اور نادار خصوصی افراد نشے کے عادی افراد کے علاج اور بعد ازاں ان کو فنی مہارت میں تربیت فراہم کرنے کے لئے گداگروں کے معاشی حالات کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ خواجہ سراؤں کے بہبود کے لئے بھی اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ اس سال محکمہ اپنی منصوبوں کے ذریعے صوبہ بھر میں فلاحی مراکز میں بے سہارہ ویتیم بچوں بے سہارہ خواتین کو بے پناہ و ہنر کی تعلیم معذور اور معمر افراد کے لئے وظائف منشیات کے عادی افراد کا علاج اور خصوصی افراد کی خود کفالت کے لئے موثر اقدامات اٹھائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 میں اس شعبے کے 33 منصوبوں کے لئے 46 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں سے 21 جاری منصوبوں کے لئے 39 کروڑ روپے جبکہ 12 نئے منصوبوں کے لئے 7 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہونگے:

- ☆ چار سہہ میں بہرے اور گونگے بچوں کیلئے سکول کا قیام۔
- ☆ سوات میں منشیات کے عادی افراد کے علاج اور خود کفالت کے مراکز کے قیام کیلئے زمین کی خریداری۔

- ☆ صوبے کے تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں سپیشل ایجوکیشن سکول کے ثانوی سطح تک کا قیام۔
- ☆ پشاور میں صنفی بنیاد پر تشدد کی روک تھام کیلئے بولو (Bolo) ہیلپ لائن مرکز کا قیام۔
- ☆ چترال میں درالامان کا قیام۔
- ☆ پشاور میں خواجہ سراؤں کیلئے فنی مہارت میں ترقی اور بحالی سنٹر کا قیام۔
- ☆ صوبے کے مختلف اضلاع میں جن میں نوشہرہ، مردان اور ہری پور، شانگلہ میں ایک ایک جبکہ چارسدہ میں 3 ووکیشنل سنٹرز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۸۔ کسی بھی علاقے کا ثقافتی ورثہ کھیل اور سیاحتی مقامات کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے، صوبہ خیبر پختونخوا کو اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں سے نوازا ہے۔ اس شعبے کے ذریعے صوبے کے عوام کو مقامی سطح پر سیاحت کھیل، امور نوجوانان اور آثار قدیمہ میں باہمی رابطے کے ذریعے آمدن کو بڑھانے کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں کے طلبہ کو عجائب گھروں کی سیر کرائی جائے گی تاکہ ان کو اپنی تہذیب اور تمدن سے آگاہی حاصل ہو۔ اس کے علاوہ معلوماتی اور رہائشی مراکز برائے سیاحت نوجوانان کو مرحلہ وار طور پر پورے صوبے میں پھیلا یا جائے گا۔ علاوہ ازیں علاقائی ہوٹلوں اور ٹریول ایجنٹس کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی۔ نوجوانوں کو کھیل کی طرف راغب کرنے کیلئے ایسے اقدامات کئے جائیں گے جن سے یہ مستقبل میں صحت مند شہری ثابت ہوں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں اس شعبے کے 54 منصوبوں کیلئے 3 ارب 14 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں 42 جاری منصوبوں کیلئے 2 ارب 52 کروڑ روپے جبکہ ب 12 نئے منصوبوں کیلئے ب 62 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس شعبے کے چیدہ چیدہ اہداف مندرجہ ذیل ہیں:

☆ صوبے بھر میں آثار قدیمہ کی جگہ کی تلاش و کھدائی کے ساتھ ساتھ آثار قدیمہ کی ترقی کیلئے سرگرمیاں۔

☆ کالاش کی ثقافت کو تحفظ اور ترقی دینا۔

☆ پشاور میں آرٹ اکیڈمی جبکہ ڈویژنل لیول پر کلچرل کمپلیکسز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔



- ☆ کلچر انڈومنٹ فنڈ کا قیام۔
- ☆ قیوم سٹیڈیم پشاور میں فٹبال گراؤنڈ کو عالمی معیار کے مطابق تیار کیا جائے گا۔
- ☆ صوبے کے مختلف اضلاع میں جن میں ڈیرہ اسماعیل خان، سوات، کوہاٹ اور چارسدہ میں ہاکی کھیلنے کیلئے ٹرف مہیا کریں گے۔
- ☆ گلیات کے طرز پر ناران، کالام، شیخ بدین، چترال اور دوسرے سیاحتی مقامات کو مربوط ترقی کیلئے اندرونی سڑکوں کی تعمیر، تزئین و آرائش اور نکاسی آب کی سہولیات کے علاوہ لوکل ایریا اتھارٹیز کو بھی مستحکم کیا جائے گا جس سے ان علاقوں کو معاشی ترقی کے ساتھ ساتھ روزگار کے مواقع بھی میسر ہوں گے۔
- ☆ صوبائی ٹورازم اتھارٹی کا قیام۔
- ☆ قدیم تہذیب کی حامل جگہوں کی نشاندہی اور بحالی۔

جناب سپیکر!

۱۰۹۔ شاہرات کسی بھی علاقے کی آمدورفت میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ چاہے وہ منڈی سے سامان کی ترسیل ہو یا گاؤں سے شہر تک رسائی ہو، کیلئے بہتر فعال، موصلاتی نظام پر منحصر ہے صوبائی حکومت آئندہ مالی سال صوبے کے مختلف علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کیلئے کئی منصوبے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس سے مختلف اضلاع میں 600 کلومیٹر پختہ سڑکیں، اور 20 آر سی سی اور سٹیٹیل پلوں کی تعمیر و تنصیب مکمل کی جائے گی۔ آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے 349 منصوبوں کیلئے 13 ارب 73 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ ان میں 305 جاری منصوبوں اور 12 ارب 94 کروڑ روپے جبکہ 44 نئے منصوبوں کے لئے 79 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن سے درج ذیل اہداف حاصل ہوں گے:

- ☆ چمکنی سے بڈھ بیر تک براستہ سوڑی زئی 16 کلومیٹر روڈ کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
- ☆ صوبائی میں 12 کلومیٹر بانی پاس روڈ کی تعمیر جبکہ سوات میں کاجو فلائی اوور پل کی جائزہ رپورٹ بھی تیار کی جائے گی۔

- ☆ سوات ایکسپریس Phase-1 میں چکدرہ تک اور Phas-II میں چکدرہ تا مینگورہ تک تعمیر کی جائے گی۔
  - ☆ پشاور میں پیرزکوڑی فلائی اوور اور سوات اور مردان میں بھی اور ہیڈ بریجز کی تعمیر کی جائے گی۔
  - ☆ ضلع چترال میں گرم چشمہ روڈ، شغور سے موغ تک بلیک ٹاپ روڈ کی تعمیر کے ساتھ ساتھ ایک عدد پل بھی تعمیر کیا جائے گا۔
  - ☆ ضلع دیروڑ میں خزانہ ہائی پاس پچگوڑہ دریا پر نئی آر سی سی پل کی تعمیر عمل میں لائی جائے گی۔
  - ☆ صوبہ بھر میں 7 عدد میٹریل ٹسٹنگ لیبارٹری کا قیام۔
- جناب سپیکر!

۱۰۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 میں مکانات کے شعبے کے 16 منصوبوں کیلئے 54 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ان میں 7 جاری منصوبوں کیلئے 43 کروڑ روپے جبکہ 9 نئے منصوبوں کیلئے 11 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ نئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- ☆ ہنگو میں ٹاؤن شپ تعمیر کرنے کیلئے 1755 کنال غیر سرکاری زمین کا حصول۔
- ☆ صوبہ کی سطح پر غریب عوام کیلئے خپل کور کے نام سے نام سے مکانات تعمیر کئے جائیں گئے۔
- ☆ چارسدہ میں 187 کنال پر محیط سرکاری ہاؤسنگ سکیم کا اجراء کیا جائے گا۔
- ☆ سوات میں 1500 کنال ابو ہاؤسنگ سکیم کیلئے زمین کا حصول۔
- ☆ پشاور میں ورسک روڈ پر دو مختلف مقامات پر بالترتیب 13 کنال، 5 کنال پر اپارٹمنٹس اور شاپنگ مال کیلئے منصوبہ بندی اور جائزہ رپورٹ خاکہ بھی تیار کیا جائے گا۔
- ☆ نشتر آباد میں ہائی رائر فلیٹس کی تعمیر کی جا رہی ہے۔

☆ ماڈل ٹاؤن پشاور موٹروے سٹی نوشہرہ جیسے بڑے منصوبے بھی شروع کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۱۱۔ شہری ترقی صوبے کی ایک اہم جز ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے دیہی علاقوں سے شہری علاقوں کی طرف منتقلی کے رجحان میں بے پناہ اضافہ ہوا جن سے شہری علاقوں پر آبادی کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ صوبائی دار الحکومت میں ٹریفک کے نظام، نکاسی آب اور صفائی اور پینے کے پانی کی فراہمی کو بہتر بنانے کیلئے ایک بہترین جامع حکمت عملی مرتب کی گئی ہے۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 2017-18 میں شہری ترقی کے شعبے کو 30 منصوبوں کیلئے 6 ارب 16 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں، ان میں 24 جاری منصوبوں کیلئے 5 ارب 62 کروڑ روپے جبکہ 6 نئے منصوبوں کیلئے 54 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کیے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

☆ صوبے کے مختلف اضلاع جن میں سوات، ایبٹ آباد، ڈیرہ آئی خان، مردان، چارسدہ، نوشہرہ، صوابی، ہری پور، بنوں اور کوہاٹ میں ہسپتالوں عوامی مقامات اور پرائیویٹ جگہوں سے ٹھوس فضلات کو تلف کرنے کیلئے لائحہ عمل تیار کرنے کیلئے مطالعاتی جائزہ رپورٹ تیار کی جائے گی۔

☆ پشاور کے شہری علاقوں میں ایل ای ڈی لائٹس نصب کی جائیں گی۔

☆ ناردرن سیکشن رنگ روڈ بمعہ ورسک جمروڈ کی تعمیر جبکہ نئے جنرل بس سٹینڈ کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۱۲۔ خالص اور صاف پانی بقائے حیات کیلئے نہایت ضروری ہے، انہی اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے آب و ہوا کے شعبے میں کئی اہم منصوبے شامل کئے ہیں جن کے ذریعے صوبہ کے مختلف اضلاع میں پیے کا صاف پانی مہیا کرنا، پہلے سے موجودہ بوسیدہ پائپوں کی مرمت کے علاوہ صوبے میں پانی ذخیرہ کرنے کیلئے چھوٹے ڈیموں کی تعمیر، پہلے سے موجودہ ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی کے ذریعے چلانے والے آلات کی تنصیب کی جائے گی تاکہ ہر وقت بجلی میسر ہو مالی سال 2017-18 میں اس شعبے کے 84 منصوبوں کیلئے 5 ارب

16 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں ان میں 68 جاری منصوبوں کیلئے 4 ارب 7 کروڑ روپے جبکہ 16 نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب 9 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

- ☆ صوبہ بھر میں پینے کے صاف پانی کی بوسیدہ پائپوں کی دوبارہ تعمیر و بحالی۔
- ☆ صوبے کی سطح پر پہلے سے موجود 100 مختلف واٹر سپلائی سکیموں کو شمسی توانائی سے چلنے والے آلات نصب کئے جائیں گے۔

- ☆ پشاور میں میٹریل ٹسٹنگ لیب کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- ☆ کرک کے مختلف علاقوں میں پانی مہیا کرنے کیلئے چھوڑ ڈیم اور لوا غور ڈیم کی توسیع کی جائے گی۔

- ☆ ضلع ایبٹ آباد میں گلیات اور لوراسرکل کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کی سکیم۔
- ☆ ضلع مانسہرہ میں گریویٹی فلو اور واٹر سکیم کا اجراء۔
- ☆ ہری پور میں پانی مہیا کرنے کیلئے منصوبے کی بحالی و تعمیر۔

جناب سپیکر!

۱۱۳۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 توانائی و بجلی کے شعبے کے کل 45 منصوبے کیلئے 4 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی اہم نئے منصوبے بھی شروع کئے جا رہے ہیں، جو کہ خاص اہمیت کے حامل ہیں، اس شعبے کے منصوبے درج ذیل ہیں:

- ☆ لکی مروت میں تیل کے ذخائر کی تلاش اور پیداوار میں رعایت فراہم کرنا۔
- ☆ صوبہ بھر میں 4 ہزار مساجد میں شمسی توانائی والے آلات نصب کئے جائیں گے۔
- ☆ صوبہ کے مختلف اضلاع میں ہائیڈل پاور، جن میں موجی گرام، شوغور، استور بونی، بریکوٹ، پتھراک، شرینگل اور غریبت سوار لشت کے مقامات پر تعمیر کئے جائیں گے۔ جن سے تقریباً 1233 میگا واٹ بجلی پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ مانسہرہ بالا کوٹ میں 300 میگا واٹ ہائیڈل پاور کی تعمیر ایشیائی ترقیاتی بینک کے اشتراک سے مکمل کی جائے گی۔
- ☆ صوبہ بھر میں تیل اور گیس کے ذخائر کی ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کو فروغ دیا جائے گا۔

☆ ریشون ہائیڈل پاور کی از سر نو بحالی، توانائی تک رسائی کیلئے آبشاروں، نہروں اور دریاؤں پر  
منی ہائیڈل پاور تعمیر کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ایشیائی بینک کے تعاون سے صوبہ بھر  
میں سرکاری سکولوں اور بنیادی مراکز صحت کو شمسی توانائی کے تحت بجلی فراہم کی جائے  
گی۔

☆ خیبر پختونخوا تیل و گیس کمپنی کے دفتر کیلئے زمین کی خریداری اور تعمیر کے علاوہ تیل و گیس  
کی دریافت کیلئے ٹیکنیکل لیبارٹری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ڈیٹا سائز  
مک ریکارڈ بھی خریداجائے گا تاکہ زمین کے اندر زلزلے کے اثرات کا پتہ بھی لگایا جائے  
گا جن کی رقم ہائیڈل فنڈ سے فراہم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۱۴۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آبپاشی کا بہترین نظام ہے، آبپاشی کے نظام کو بروئے  
کار لانے کیلئے مزید بہتر اور فعال بنایا جاسکتا ہے۔ آبپاشی ہمارے زراعت کیلئے ایک شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے  
۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت آبپاشی کے ذریعے سالانہ ترقیاتی پروگرام 18-2017 کے تحت  
209 منصوبوں کیلئے 7 ارب پانچ کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں سے 192 جاری منصوبوں  
کیلئے 6 ارب 95 کروڑ روپے جبکہ 17 نئے منصوبوں کیلئے 10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں:

- ☆ صوبہ بھر میں 20 نئے چھوٹے ڈیم تعمیر کئے جائیں گے۔
- ☆ چشمہ رائٹ بینک کینال لفٹ کم گریوٹیٹی منصوبے کا آغاز کیا جائے گا۔
- ☆ ضلع نوشہرہ میں جلوزئی ڈیم کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
- ☆ ضلع چارسدہ کڑپہ اور شہید بابا ڈیم جبکہ نوشہرہ میں ناکئی ڈیم تعمیر کئے جائیں گے۔
- ☆ صوبہ کی سطح پر نہروں اور نکاسی آب کے نظام کو درست کرنے کے علاوہ نہروں سے  
منسلک سڑکوں کی بہتری اور توسیع بھی عمل میں لائی جائے گی۔
- ☆ نوشہرہ، مردان اور چارسدہ میں دریائے کابل کے ساتھ دائیں طرف حفاظتی پشتے کو تعمیر  
کیا جائے گا۔

- ☆ دریائے پنجکوڑہ کے دائیں اور بائیں کنارے سے تلاش تک نہر کی تعمیر۔
- ☆ ضلع پشاور اور نوشہرہ میں ورسک کینال Lining کی جائے گی۔
- ☆ صوبہ بھر میں پہلے موجودہ ٹیوب ویلوں کو شمسی توانائی سے چلانے والے آلات نصب کئے جائیں گے۔
- ☆ ضلع مردان میں رنگ مالا آبپاشی سکیم کی تعمیر مکمل کی جائے گی۔
- ☆ ضلع مانسہرہ میں سرن رائٹ بینک کینال تعمیر کیا جائے گا۔
- ☆ صوبہ بھر میں سیلاب سے بچاؤ کیلئے دریاؤں، نالوں اور پہاڑی آبشاروں کیلئے حفاظتی پشتوں کے ڈھانچے تعمیر کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

- ☆ ۱۱۵۔ زراعت ہماری قومی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 میں زراعت کے شعبے میں 38 نئے منصوبوں کیلئے 3 ارب اور 99 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں 17 جاری منصوبوں کیلئے 2 ارب 82 کروڑ روپے جبکہ 21 نئے منصوبوں کیلئے ایک ارب 17 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جن سے درجہ ذیل اہداف حاصل کئے جائیں گے۔
- ☆ صوبائی حکومت نیچ کی پیداوار اور یونٹس کی صلاحیت کو مزید بہتر کرے گی۔
- ☆ ماڈل فارم سروسز سنٹر کیلئے 11 ہزار 500 چھوٹے زرعی مشینری کے آلات زمینداروں کو میا کئے جائیں گے۔
- ☆ 49 لاکھ زیتون کے پودے لگائے جائیں گے جبکہ 3 ہزار ایکڑ اراضی پر اعلیٰ قسم کے آبپاشی کے نظام High Efficiency Irrigation System بھی نصب کئے جائیں گے۔
- ☆ صوبے کی سطح پر ماہی پروری کی افزائش کے قیام کے ساتھ ساتھ اس کی استعداد بھی بڑھائی جائے گی۔

☆ گول زمیم ڈیم کمانڈ ایریا ڈیولپمنٹ پراجیکٹ کے تحت ضلع ڈی آئی خان اور ٹانک میں ایک لاکھ 63 ایکڑ زمین کو زیر آب لایا جائے گا، جس سے صوبے کی معیشت میں مثبت تبدیلی آئے گی۔

☆ 8 ہزار 350 آبی کھالیں اور 100 پانی ذخیرہ کرنے کیلئے ٹینک تعمیر کئے جائیں گے۔

☆ صوبے میں پہلے سے موجودہ سول ویٹرنری ڈسپنسریز کی عمارت کی تعمیر کے ساتھ ساتھ موجودہ مویشیوں کی افزائش نسل کے فارمز کی بہتری میں عمل میں لائی جائے گی۔

☆ 21 لاکھ 82 ہزار جانوروں کے علاج کے ساتھ ساتھ 19 لاکھ 20 جانوروں اور 8 لاکھ 40 ہزار پرندوں کی ویلینیشن کی جائے گی، جبکہ 3 لاکھ 24 ہزار جانوروں میں مصنوعی نسل کشی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۱۶۔ بلاشبہ ترقی یافتہ اقوام کی صنعت ترقی کاراز مربوط فنی تعلیمی اور افرادی قوت میں مضمر ہے۔ صنعتی

ترقی کے فروغ کا انحصار ہنرمند اور تربیت یافتہ افراد کی دستیابی پر ہے کیونکہ وہ جدید مشینوں کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر صنعتی پیداوار کو معیاری اور منافع بخش بنا کر صوبے کی پیداوار میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔ خصوصاً چھوٹی صنعتیں ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بات کو مد نظر رکھتے

ہوئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 میں شعبہ صنعت کے 25 منصوبوں کیلئے ایک ارب 64 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں، ان میں 17 جاری جبکہ 8 نئے منصوبے شامل ہیں۔ حکومت خیبر پختونخوا نے چھوٹی صنعتوں کی ترقی کیلئے کئی اقدامات اٹھائے ہیں، جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کئے

گئے ہیں ان میں صوابی اور چارسدہ میں یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی کے نئے کیمپس کی جائزہ رپورٹس، کرک اور کوہاٹ کی حدود میں انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے زمین کی خریداری اور جائزہ رپورٹ، پشاور میں نئے صنعتی زون کا قیام کیلئے زمین کی خریداری کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ضلع چترال میں صنعتی کارخانوں میں ماربل سٹی کا

قیام، پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹرک ٹرینل کے قیام کیلئے زمین کا حصول، بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ کیلئے اقدامات کے علاوہ صوبہ پختونخوا میں اکنامک ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۱۷۔ ٹرانسپورٹ کے شعبہ میں صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2017-18 میں 9 منصوبوں کیلئے کل 17 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔ ان میں 5 جاری منصوبوں کیلئے 15 کروڑ 10 لاکھ روپے جبکہ 4 نئے منصوبوں کیلئے 2 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت نے اس شعبے میں جاری منصوبوں کے علاوہ کئی نئے منصوبوں کو شروع کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے، جن میں صوبہ خیبر پختونخوا میں ٹرانسپورٹ انسپیکشن سٹیشن کا قیام کے علاوہ سی پیک کے ڈریلے پشاور ریلجن میں Rail Based Mass Transit System کے قیام کیلئے جائزہ رپورٹ بھی تیار کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے صوبے کو جنگلات جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس قیمتی نعمت کو نہ صرف تحفظ فراہم کریں بلکہ اس کو مزید وسعت دیں۔ جنگلات ماحول کو صاف اور خوشگوار رکھنے کیلئے ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں جو نہ صرف معیشت میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں بلکہ علاقے کی خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتے ہیں اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے 2017-18 میں اس شعبے کیلئے 39 منصوبوں کیلئے 2 ارب 70 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں 35 جاری منصوبوں کیلئے ایک ارب 6 کروڑ 32 لاکھ روپے جبکہ 4 نئے منصوبوں کیلئے 94 کروڑ 38 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ جن سے مختلف اہداف حاصل ہوں گے:

☆ بلین ٹری سونامی ایفار سٹیشن ( Billion TreeTsunami Afforestation )

فیروز-111 کے تحت نئے پودے بھی لگائے جائیں گے۔

☆ صوبہ بھر میں جڑی بوٹیاں اور خوشبودار پودوں کے، پلانٹ کی تخلیق نوکی جائے گی۔

☆ صوبے کی سطح پر جنگلی حیات کی بقاء اور ترقی کیلئے وفاق اور صوبہ خیبر پختونخوا کے تعاون سے

گرین پاکستان کے نام سے ایک نیا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔

☆ پشاور میں صوبے کا پہلا چڑیا گھر اس سال مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!



۱۱۹۔ شعبہ لوکل گورنمنٹ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 35 منصوبوں کیلئے 4 ارب 50 کروڑ روپے 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں وادی کراٹ اور براول کے علاقے کی ترقی کیلئے خصوصی مراعات کا اجراء، جھیل سیف الملوک اور لولوپت جھیل کے علاقے کی ترقی، ضلع سوات اور چترال میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی دوبارہ بحالی، کھلابٹ ٹاؤن شپ میں سیوریج کے نظام کو نصب کرنا، پرانے زنگ شدہ پائپوں کے تبدیلی، SDG کے تعاون سے صوبے کی پائیدار ترقی کے لئے خصوصی مراعات فراہم کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹز بشمول ضلعی تحصیل اور ملج گورنمنٹز کیلئے 28 ارب روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۲۰۔ مالی سال 2017-18 میں داخلے کے شعبے میں 59 منصوبوں کیلئے 2 ارب 42 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ان میں چالیس جاری منصوبہ کیلئے ایک ارب اور 98 کروڑ 30 لاکھ روپے جبکہ 19 نئے منصوبوں کیلئے 43 کروڑ 70 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کئے گئے ہیں۔ جس کے ذریعے صوبے میں پولیس لائسنز، پولیس سٹیشنز اور پولیس پوسٹوں کی تعمیر سے امن وامان میں بہتری، قانون کی بالادستی اور عوام کو تحفظ فراہم کرنے کے اقدامات شامل ہیں۔ اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:

- ☆ پشاور میں جدید فرانزک لیبارٹری کا قیام۔
- ☆ صوبہ خیبر پختونخوا خواتین پراسیکیوٹرز کے دفتر میں بہتر سہولیات کی فراہمی۔
- ☆ پشاور میں ٹریفک وارڈن کی عمارت کی تعمیر۔
- ☆ صوبے کی سطح پر مختلف تحصیل اور ٹاؤن ہیڈ کوارٹرز میں ماڈل پولیس سٹیشنز کی تعمیر اور پولیس کے بنیادی ڈھانچوں کو مزید وسعت دینا، اور انسداد دہشتگردی کیلئے ریجنل ہیڈ کوارٹرز جیسے منصوبے شامل ہیں۔
- ☆ پشاور میں سنٹرل جیل جبکہ نوشہرہ، ملاکنڈ اور شانگلہ میں ڈسٹرکٹ جیل کی تعمیر کیلئے جائزہ رپورٹس کی تیاری کے ساتھ ساتھ صوبائی ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کی جائے گی۔

☆ صوبے کی سطح پر منتخب شدہ جیلوں میں خواتین اور نابالغ بچیوں والے سیکشن کو مزید بہتر اور وسعت کے ساتھ ساتھ ماڈل انٹرویو کمرے بھی تیار کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۱۲۱۔ صوبائی ملازمین اور پنشنرز کیلئے ریلیف اقدامات:

☆ سرکاری ملازمین کے مطالبے پر حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2010 کو بنیادی تنخواہ میں ضم کر دیا جائے اور انضمام کے بعد، کی بنیادی تنخواہ پر دس فیصد ایڈہاک ریلیف الاؤنس 2017 دیا جائے۔

☆ پنشن میں بھی دس فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

☆ BPS-5 تک ملازمین کو پانچ فیصد ہاؤس رینٹ الاؤنس کی کٹوتی سے مستثنیٰ کیا جا رہا ہے۔

☆ ڈیلی الاؤنس کے ریٹ کو ساٹھ فیصد بڑھایا جا رہا ہے۔

(تالیاں)

☆ اردلی الاؤنس کو 12 ہزار سے بڑھا کر 14 ہزار کیا جا رہا ہے۔

☆ میت کی منتقلی اور تدفین کی موجودہ شرح کو 1600 روپے سے بڑھا کر 4 ہزار 800 اور 5

ہزار روپے سے 15 ہزار روپے کیا جا رہا ہے۔

☆ کم از کم اجرت 14 ہزار سے بڑھا کر 15 ہزار کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

۱۲۲۔ تنخواہ اور پنشن اور الاؤنسز میں اضافے پر تقریباً 16 ارب 50 کروڑ روپے کے اضافی اخراجات اٹھائیں

گے۔

جناب سپیکر!

۱۲۳۔ میں آپ کی وساطت سے معزز اراکین، پوری قوم خیر پختو نخواستہ کے عوام کو یہ واضح پیغام دینا چاہتا

ہوں کہ ہمارے ارادے نیک ہیں، ہمارا اتحاد اخلاص اور جذبہ خدمت پر مبنی ہے۔ جب ہم اپنی حالت کے

بدلنے کا عزم رکھتے ہیں تو اللہ رب ذوالجلال بھی ہماری حالت سدھار دے گا۔ ان شاء اللہ ہمارے نیک ارادوں

کی تکمیل کیلئے ہمیں بزرگوں، ماؤں، بہنوں کی دعائیں نوجوانوں کی پشت پناہی اور ہر امیر اور غریب کی حمایت درکار ہے۔ ان دعاؤں اور ہماری جدوجہد کے طفیل یہ صوبہ ایک ایسے خطہ زمین کا منظر پیش کرے گا جہاں امن ہوگا تعلیم صحت اور رہائش اور انصاف روزگار خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ انشاء اللہ بدلا ہے خیبر پختونخوا اور بدلیں گے پاکستان انشاء اللہ۔ میں اپوزیشن کے تمام دوستوں کا مشکور ہوں (تالیاں / شور) میں تمام مہمانوں کا مشکور ہوں، میں پریس کے گیلری میں موجود، میں پریس کے دوستوں کا بھی مشکور ہوں اور میں گیلری میں تمام آفیسرز صاحبان کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے بجٹ تیاری میں ساتھ دیا جنہوں نے سننے میں اور نلوٹھا صاحب اور ان کے تمام اپوزیشن دوستوں نے بجٹ سننے کی بھی زحمت گوارا کی اور یہ جرگہ یہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی ایک جرگہ کی حیثیت رکھتی ہے اور آپ کی تعاون سے انشاء اللہ ایک جرگہ کی حیثیت سے یہ کام کرتا رہے گا۔  
 - شکریہ جناب سپیکر صاحب، اسلام زندہ باد پاکستان پائندہ باد، خیبر پختونخوا آباد رہے۔  
جناب سپیکر: شکریہ، شکریہ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! لبر د ا انجن لبر برابر کبرہ۔

Mr. Speaker: The Annual Budget for the year 2017-18 stands presented.

فنانس بل مجریہ 2017 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please introduce before the House The Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2017, honourable Minister for Finance, please.

Minister for Finance: Thank you Speaker Sahib. I beg to lay the recommendation for the Demand for Grants 2017-18 on the table under Clause (3) of Article 122 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

(Interruption)

-Please Introduce the Finance Bill، کریں، آپ فنانس بل 'انسروڈیوس، کریں،

Minister for Finance: Honourable Speaker, I beg to move for leave of the introduction, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Finance Bill, 2017 in the Provincial Assembly.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2016-17 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please present before the House the Supplementary Budget for the year 2016-17.

وزیر خزانہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

جناب سپیکر!

آئین پاکستان کے آرٹیکل 124 میں درج ذیل طریقہ کار کے مطابق حکومت کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اگر بجٹ کی کسی مد میں مختص رقم ناکافی ہو یا اس سے زیادہ رقم خرچ کی گئی ہو یا کسی نئے مد میں رقم کی ضرورت ہو تو اس کیلئے درکار رقم فوری طور پر مہیا کی جائے گی تاہم بعد میں باضابطہ طور پر اس کی منظوری صوبائی اسمبلی سے لینا ضروری ہے۔

جناب سپیکر!

۲۔ ان حقائق کی روشنی میں اب میں مالی سال 2016-17 کا 47 ارب 25 کروڑ 68 لاکھ 26 ہزار 200 روپے کا ضمنی بجٹ پیش کر رہا ہوں۔

اخراجات جاریہ:

جناب سپیکر!

۳۔ مالی سال 2016-17 کا بجٹ پیش کرتے وقت ریونیو اخراجات جاریہ کے میزانیہ کا تخمینہ 333 ارب روپے لگایا گیا تھا، نظر ثانی شدہ تخمینہ میں یہ رقم تقریباً 339 ارب روپے ہو گئی ہے تاہم بعض گرانٹس کے مختلف Objects میں مختص شدہ رقم سے زائد خرچ کرنا پڑا۔ گرانٹس کے اندر نئے Objects کیلئے رقم مختص کی

گئیں جس کی وجہ سے اخراجات جاریہ کے ضمنی بجٹ کا حجم 19 ارب 28 کروڑ 97 لاکھ 64 ہزار 110 روپے کا ہے جس کی منظوری ایوان سے لینا ضروری ہے۔ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

01	صوبائی اسمبلی	6 کروڑ 39 لاکھ 29 ہزار روپے
02	محکمہ ایکسٹرنل اینڈ سیکسٹیشن	3 کروڑ 57 لاکھ 78 ہزار روپے
03	محکمہ داخلہ و قبائلی امور	56 کروڑ 19 لاکھ 74 ہزار روپے
04	پولیس	2 ارب 92 کروڑ 28 لاکھ 97 ہزار روپے
05	ایڈمنسٹریشن آف جسٹس	60 کروڑ 85 لاکھ 62 ہزار روپے
06	محکمہ صحت	6 ارب 14 کروڑ 89 لاکھ 79 ہزار روپے
07	محکمہ بلدیات	9 کروڑ 62 لاکھ 89 ہزار روپے
08	محکمہ جنگلات، ماحولیات و جنگلی حیات	10 کروڑ 17 لاکھ 98 ہزار روپے
09	ماہی پروری	13 لاکھ 91 ہزار 920 روپے
10	محکمہ آبپاشی	20 کروڑ 92 لاکھ 74 ہزار روپے
11	سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ	1 کروڑ 99 لاکھ 52 ہزار روپے
12	پنشن	7 ارب 20 کروڑ 23 لاکھ 91 ہزار روپے
13	محکمہ کھیل و سیاحت	4 کروڑ 45 لاکھ 91 ہزار روپے
14	ڈسٹرکٹ نان سیلری	60 کروڑ روپے
15	گرانٹ ٹولوکل کونسلز	66 کروڑ 74 لاکھ 70 ہزار روپے
16	محکمہ توانائی و برقیات	44 لاکھ 86 ہزار روپے
17	دیگر	2 ہزار 160 روپے
	کل میزان	19 ارب 28 کروڑ 97 لاکھ 64 ہزار 110 روپے

جناب سپیکر!

۴۔ ضمنی بجٹ پیش کرنے کی چیدہ چیدہ وجوہات عرض کرتا ہوں۔

- (i) صوبائی ملازمین کو ایڈہاک ریلیف 2016 کی مد میں 2 ارب 98 کروڑ 16 لاکھ 59 ہزار روپے بطور سپلیمنٹری جاری کئے گئے جس کا زیادہ تر حصہ مختلف محکموں کے بجٹ 2016-17 میں موجودہ بجٹ (Savings) سے پورا کیا گیا۔
- (ii) صوبائی اسمبلی کو تنخواہ اور الاؤنسز وغیرہ کی مد میں 6 کروڑ 39 لاکھ 29 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (iii) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 3 کروڑ 57 لاکھ 78 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔
- (iv) محکمہ داخلہ و قبائلی امور کو پولیو مہم کے دوران پولیس اہلکاروں کو حفاظتی ڈیوٹی دینے کے اخراجات اور تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 56 کروڑ 19 لاکھ 74 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (v) محکمہ پولیس کو سپیشل پولیس فورس اور Ex-Service men کی تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 2 ارب 92 کروڑ 28 لاکھ 97 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (vi) ایڈمنسٹریشن آف جسٹس کو تنخواہوں، الاؤنسز، فرنیچر اور مشینری کی خریداری کی مد میں 60 کروڑ 85 لاکھ 62 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (vii) محکمہ صحت کو ٹی ایم اوز کی اضافی آسامیاں، اس کے علاوہ نرسوں کے وظائف میں اضافہ Grant in aid، فرنیچر، مشینری اور ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس کی مد میں 6 ارب 14 کروڑ 89 لاکھ 79 ہزار روپے جاری کئے گئے۔
- (viii) محکمہ بلدیات کو تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 9 کروڑ 62 لاکھ 89 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (ix) محکمہ جنگلات، ماحولیات و جنگلی حیات کو تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 10 کروڑ 17 لاکھ 98 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

- (x) ماہی پروری کی تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 13 لاکھ 91 ہزار 920 روپے جاری کئے گئے۔
- (xi) محکمہ آبپاشی کو تنخواہوں اور الاؤنسز اور بھل صفائی کی مد میں 20 کروڑ 92 لاکھ 74 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (xii) سٹیٹیشنری اینڈ پرنٹنگ کو تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 1 کروڑ 99 لاکھ 52 ہزار روپے جاری کئے گئے۔
- (xiii) جولائی 2016 میں پنشن اضافہ اور پنشن کی بحالی (Restoration of pension) کی مد میں 7 ارب 20 کروڑ 23 لاکھ 91 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (xiv) محکمہ کھیل، ثقافت و سیاحت کو تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 4 کروڑ 45 لاکھ 91 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (xv) ڈسٹرکٹ نان سیلری کی مد میں 60 کروڑ روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (xvi) لوکل کونسلز کو گرانٹ کی مد میں 66 کروڑ 74 لاکھ 70 ہزار روپے کی اضافی رقم جاری کی گئی۔
- (xvii) محکمہ توانائی و برقیات کو تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 44 لاکھ 86 ہزار روپے اضافی جاری کئے گئے۔

جناب سپیکر!

۵۔ میں نے جو تفصیلات پیش کیں ان کی روشنی میں مختلف گرانٹس کیلئے میزانیہ میں مختص شدہ رقوم سے زیادہ اخراجات کرنے پڑے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں یہ ضمنی بجٹ پیش کرنا پڑا۔  
ترقیاتی اخراجات:

جناب سپیکر!

۶۔ اب میں ضمنی ترقیاتی بجٹ کی طرف آتا ہوں۔ سال رواں کا کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 125 ارب تھا جو نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 145 ارب 33 کروڑ 46 لاکھ 40 ہزار روپے ہو گیا۔ اس طرح ترقیاتی

بجٹ میں 20 ارب 33 کروڑ 46 لاکھ 40 ہزار روپے کا اضافہ ہوا تاہم 27 ارب 96 کروڑ 70 لاکھ 62 ہزار روپے کا ضمنی ترقیاتی بجٹ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے ہمارے بجٹ سے ماسوائف نڈز فراہم کئے گئے یا کچھ سکیموں کو قبل از وقت مکمل کرنے یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے صوبائی حکومت نے اضافی رقم فراہم کیں جس کی تفصیل ایوان میں پیش کی جاتی ہے:

01	وفاقی حکومت کی طرف سے PSDP سکیموں کیلئے منظور شدہ رقم	4 ارب 74 کروڑ 83 لاکھ 8 ہزار روپے
02	صوبائی سکیموں کو مکمل یا ان پر کام تیز کرنے کیلئے اضافی رقم	23 ارب 21 کروڑ 87 لاکھ 44 ہزار 90 روپے
میزان		27 ارب 96 کروڑ 70 لاکھ 62 ہزار 90 روپے

جناب سپیکر!

۷۔ آخر میں آپ کی اجازت سے ضمنی بجٹ کا گوشوارہ اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

01	اخراجات جاریہ	19 ارب 28 کروڑ 97 لاکھ 64 ہزار 110 روپے
02	ترقیاتی اخراجات	27 ارب 96 کروڑ 70 لاکھ 62 ہزار 90 روپے
میزان		47 ارب 25 کروڑ 68 لاکھ 26 ہزار 200 روپے

جناب سپیکر!

۸۔ میری گزارشات تحمل سے سننے کیلئے میں آپ کا، ایوان کے تمام معزز ممبران کا اور Specially اسمبلی سیکرٹریٹ کا بھی میں مشکور ہوں اور تمام اپوزیشن اور ٹریڈری بنچز کے تمام دوستوں کا مشکور ہوں، شکریہ جناب۔

☆ پاکستان زندہ باد ☆

(تالیاں)

Mr. Speaker: The supplementary budget for the year 2016-17 stands presented. Mr. Inayatullah-----



(Interruption)

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: ہلکہ تہ نہ ئے زہ یمہ، تہ کبئینہ۔ (تہقمر)  
جناب سپیکر: منسٹر عنایت اللہ، اس کے بعد آپ۔

قواعد کا معطل کیا جانا

Mr. Inayatullah {Senior Minister (Local Government)}: I beg to move that the proviso attached sub-rule (1) of rule 20 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct the Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240 and the Assembly may be allowed to meet on Saturday and Sunday during budget proceedings.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the motion, moved by Mr. Inayatullah Khan, honourable Senior Minister for Local Government, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is adopted.

Senior Minister (Local Government): I beg to move that rule 141 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240, and this Assembly may be allowed to hold three days general discussion on the budget after its presentation.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the motion, moved by Mr. Inayatullah Khan, honourable Senior Minister for Local Government, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is adopted. The session is, Muzafar Said Sahib, please.

Mr. Muzafar Said (Minister for Finance): Thank you Speaker Sahib. I beg to lay the recommendations for Supplementary Grant 2016-17, on the table under Article 124 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Speaker: It stands laid. The sitting is adjourned till 02:00 pm of Saturday afternoon, dated 10-06-2017.

---

(اجلاس بروز ہفتہ مورخہ 10 جون 2017ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)